خرید و فروخت سے پہلے

50

بنیادی اصول

www.KitaboSunnat.com

ٹائنز کمپنی کی حقیقت

تالیف

ابن بشیر الحسینوی حفظہ اللہ

رئیس جامعۃ الامام احمد بن حنبل سٹی قصور

مراجعت

فضیلۃ الشیخ محمد آصف سلفی حفظہ اللہ

مدیر شعبہ جالیات

مرکز تحقیقات التراث الاسلامی قصور

0300-4303536

0302 4056187

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ احکام صحیحہ(۲)

خرید وفروخت کے متعلق 50 شرعی اصول

تالیف

ابن بشیر الحسینوی

رئیس جامعۃ الامام احمد بن حنبل سٹی قصور

مراجعت

فضیلۃ الشیخ **محمد آصف سلفی حفظہ اللہ**

مدیر شعبہ جالیات پاکستان

حافظ نوید احمد مدنی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مدیر التعلیم جامعہ امام احمد بن حنبل سٹی قصور

www.KitaboSunnat.com

ناشر

مرکز تحقیقات التراث الاسلامی

قصور پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

معزز قارئین!

مختصر کتاب میں تمام مسائل کا احاطہ کرنا خاصہ مشکل کام ہے بلکہ مختصر کتاب میں اہم مسائل کا آجانا ہی کافی ہے ،مزید تفصیلات جاننے کے لئے یا قرآن وحدیث کے متعلق کسی بھی شرعی سوال کے لئے آپ

جامعہ کی فتوی کمیٹی سے رابطہ کریں

۰۳۰۲۴۰۵۶۱۸۷_۰۳۰۰۴۳۰۳۵۳۶_۰۳۰۲۶۸۱۶۹۴۶

تحریری فتوی یا ملاقات کے لئے روزانہ ظہر سے عصر تک

جامعہ میں تشریف لائیں

نوٹ:

اس کتاب کو شایع کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے تعاون اپنے والد محترم شیخ حاجی خالد رحمہ اللہ کے لئے صدقہ جاریہ کی نیت سے تعاون کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- خرید وفروخت ---------- 7
- تجارت کا لغوی معنی ---------- 7
- تجارت کی اصطلاحی تعریف ---------- 7
- تجارت کرنے کی اجازت ---------- 7
- تجارت کے ارکان ---------- 7
- رزق حلال اور رزق حرام کو پہچاننے کے اصول ---------- 8
- رزق حلال کی تلاش مگر کیسے؟ ---------- 8
- بکریاں چرا کر رزق حلال تلاش کرنا ---------- 8
- لکڑی کا کام کرنا ---------- 8
- رزق حلال کے فوائد اور رزق حرام کے نقصانات ---------- 9
- اگر کوئی رزق حرام کھائے گا تو ---------- 9
- رزق حرام کی پہچان کے اصول ---------- 10
- دھوکہ کی بیع؟ ---------- 10
- مووی میکر اور فوٹو سٹوڈیو کا کام ---------- 11
- حرام اشیاء کی دیگر اقسام ---------- 12
- تعویز لکھنا اور لٹکانا ---------- 14
- حلال تجارت کی اقسام ---------- 15
- اپنے ہاتھ سے تجارت کرنا ---------- 15
- بیوہ اور مسکین وغیرہ کے لئے کمانے والا! ---------- 15
- نیک آدمی کا امیر بننے کے لئے جائز کاروبار کرنا! ---------- 15

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- روزی کمانے میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے ---- 16
- اے تاجرو! صدقہ بھی کیا کرو ---- 17
- دم کر کے اجرت لینا ---- 18
- تاجر اللہ سے ڈرتے رہیں ---- 18
- جس جگہ سودہ خریدا ہے اسی جگہ فروخت نہ کیا جائے! ---- 19
- سودہ وغلہ لانے والوں کو شہر سے باہر ملنا؟ ---- 19
- بولی کب جائز ہے؟ ---- 19
- کرنسی کا تبادلہ کرنا؟ ---- 20
- منافع کی حد بندی ---- 20
- جانور کا دودھ روک کر فروخت کرنا؟ ---- 21
- خرید وفروخت کے وقت دانائی سے کام لینا چاہئے ---- 21
- اس سے پہلے فروخت نہ کیا جائے؟ ---- 22
- واپسی کا اختیار کب تک ہے؟ ---- 22
- یہاں یہ بھی یاد رہے ---- 22
- سود کی مذمت ---- 23
- سود کب بنتا ہے؟ ---- 23
- اس صورت میں سود نہیں بنتا ---- 24
- بغیر ماپے چیز فروخت کرنا درست نہیں ---- 24
- حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنا؟ ---- 25
- سود کی ایک اور صورت ---- 25
- یہ بھی سود ہے ---- 25
- رشوت لینا اور دینا حرام ہے ---- 25
- باغ فروخت کرنے کے دو اہم اصول ---- 25
- بیع سلف کا بیان ---- 26

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- قرض کی ادائیگی کیسے ممکن ہے؟ ---- 26
- گروی لی ہوئی چیز کا اہم اصول ---- 27
- مال دار اگر قرض ادا نہ کرے؟ ---- 27
- مقروض کا کچھ قرضہ معاف کر دینا ---- 27
- لوگوں سے مانگنے کا اہم اصول ---- 28
- خرید وفروخت کے متعلق چند غیر شرعی چیزیں ---- 28
- اہم سوالات کے جواب ---- 29
- لین دین کرتے وقت لکھنے کا حکم ---- 29
- اس عبارت ''خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہ ہوگا'' کا شرعی حکم ---- 30
- گروے کی پیوند کاری اور خرید وفروحت کا حکم ---- 30
- ادھار کے بدلے ادھار کی خرید وفروخت ---- 31
- تمباکو کی تجارت کرنیوالے کے متعلق اسلام کا حکم ---- 31
- کمپنیوں میں شراکت کیلئے دوسروں کا نام خریدنے کا حکم ---- 32
- چوری شدہ مال کی خرید وفروخت کا حکم ---- 32
- مردوں کو سونے کی گھڑیاں، انگوٹھیاں اور قلمیں بیچنے کا حکم ---- 32
- بیع عربون (سائی یا بیع) کا حکم ---- 33
- لاٹری ---- 34
- ایسی دکان پر کام کرنے کا حکم جہاں داڑھی مونڈھی جاتی ہے ---- 35
- نوکری کے حصول کیلئے جعلی سند بنوانا ---- 36
- رشوت کے متعلق اسلام کا حکم ---- 36
- ربا (سود) کی تعریف ---- 37
- کرنسیوں کی خرید وفروخت ---- 37
- اعضاء بدن عطیہ کرنے کی وصیت ---- 38
- فٹ بال کھیلنے اور موجودہ باکسنگ اور ریسلنگ کے مقابلوں کا حکم ---- 40

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تاش کھیلنے کا حکم ---- 40
- اسلام میں کھیلوں کی اقسام ---- 41
- ٹائنز انٹرنیشنل کمپنی کی شرعی حیثیت ---- 42
- ٹائنز وغیرہ کی حرمت ---- 44
- اور اس کی بنیادی وجوہات ---- 44
- پہلی وجہ ---- 44
- دوسری وجہ ---- 44
- تیسری وجہ ---- 45
- چوتھی وجہ ---- 45
- پانچویں وجہ ---- 45
- چھٹی وجہ ---- 46
- حدیث رسول ﷺ کا دفاع ---- 47
- کیوں ضروری ہے؟ ---- 47
- حدیث رسول ﷺ پر کیے گئے اعتراضات کی اجمالی صورتیں ---- 47
- ایک فکری وعلمی تجزیہ ---- 53
- بسم اللہ اور ۷۸۶ کا ایک تقابل ---- 54
- ۷۸۶ لکھنے والے سے چند سوالات ---- 55
- ۷۸۶ کی اصل حقیقت! ---- 55
- بسم اللہ کے فضائل ---- 56
- انسان کی رہنمائی کی اہمیت ---- 56
- چند غلط اصول ---- 57
- رہنمائی کیا انقلاب لائی ---- 58
- تعارف جامعہ امام احمد بن حنبل اہل حدیث سٹی قصور ---- 63

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید وفروخت

تجارت کا لغوی معنی:

ایک چیز کے بدلے میں دوسری چیز لینا۔

تجارت کی اصطلاحی تعریف:

رضامندی کے ساتھ ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا۔

تجارت کرنے کی اجازت:

قرآن وحدیث میں بے شمار دلائل ہیں جن سے تجارت کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرة: ٢٧٥)

''اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

تجارت کے ارکان:

تجارت کے چار ارکان ہیں:

١۔ **بائع:**.....بیچنے والا اس کے لئے لازم ہے کہ جس چیز کو وہ بیچ رہا ہے وہ اس کا مالک ہو نیز وہ دانا بھی اور چیز بیچنے کے اصولوں سے واقف ہو۔

٢۔ **مشتری:**.....خریدنے والا ،اس کے لئے بھی شرط ہے کہ سودا لینے کے اہم اور ضروری اصولوں سے واقف ہو۔

٣۔ **مبیع:**.....بیچی ہوئی چیز ،جس چیز کو بیچا جارہا ہے وہ حلال ہونی چاہئے ،شک و شبہ سے پاک ہو۔

٤۔ **الفاظ عقد:**.....ایجاب وقبول ،مثلا ایک شخص کہے کہ میں یہ چیز اتنی رقم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیچتا ہوں اور دوسرا کہے کہ میں اتنی رقم میں خریدتا ہوں۔

رزق حلال اور رزق حرام کو پہچاننے کے اصول

رزق حلال کی تلاش مگر کیسے؟

جب کوئی انسان رزق حلال کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے آسان کر دیتا ہے، وہ کسی معمولی حلال کام کے کرنے کو عار نہیں سمجھتا بلکہ سب سے بڑی ناکامی رزق حرام کو خیال کرتا ہے۔اس لئے کوئی بھی حلال کام ملے کرنا پسند کرتا ہے۔

بکریاں چرا کر رزق حلال تلاش کرنا:

جو انسان رزق حلال کی تلاش میں لگ جائے اللہ تعالیٰ اس کے مقدر میں رزق حلال کر ہی دیتے ہیں خواہ بکریاں ہی چرانی پڑیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں بھی بکریاں چراتا رہا ہوں میں قیراطوں کے بدلے مکہ میں بکریاں چراتا تھا۔'' (صحیح البخاری: ۲۲۶۲)

رزق حلال کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ کام خواہ کس قدر مشقت والا ہی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن حلال کہیں ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے۔رزق حلال میں عار آڑے نہیں آنی چاہئے۔

لکڑی کا کام کرنا:

لکڑی عام ہے، اس کو فروخت کیا جائے یا لکڑی کی چیزیں بنا کر فروخت کی جائیں سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حضرت زکریہ علیہ السلام بڑھئی تھے۔'' (صحیح مسلم: ۲۳۷۹)

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کام کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے ہاں حقارت اور ذلت کا کام یہ ہے کہ کوئی ناجائز طریقے سے حرام رزق حاصل کرے..... ایسا انسان دنیا میں ذلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور آخرت میں ذلت کا سامنا کرے گا۔جس کام کو انبیاء کرام کر سکتے ہیں میں اور آپ کیوں نہیں کر سکتے۔تکبر، ریاء کاری عام ہے جس وجہ سے محنت مزدوری کرنا ہماری عادت نہیں رہی۔

رزق حلال کے فوائد اور رزق حرام کے نقصانات:

آج بہت کم لوگ ہیں جو رزق حلال کی تلاش میں رہتے ہیں ورنہ اکثر لوگ رزق حرام کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ جب رزق حلال ہوگا تو

۱:عبادات قبول ہوں گی۔

۲:اللہ تعالی کی رحمت، خیر و برکت شامل حال ہوگی۔

۳:اولاد فرمانبردار ہوگی۔

۴:تھوڑے میں برکت ہوگی

۵:جسم کے اعضاء قرآن و حدیث کے مطابق ہوں گے۔

۶:مسلمان معاشرہ قائم ہوگا۔

۷:ظلم وستم ختم ہوگا۔

اگر کوئی رزق حرام کھائے گا تو:

۱:عبادات قبول نہیں ہوں گی۔

۲:اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہوگا۔

۳:شیطان کا آلہ کار بن جائے گا۔

۴:جب ناپاک مال سے ناپاک جسم، خون بنے گا تو وہ شیطان کے حکم کی تعمیل کرے گا۔

۵:اولاد اور بیوی نافرمان نکلے گی۔

۶:دنیا اور آخرت عذاب بن جائے گی۔

۷:دنیا میں ذلت ملے گی اور آخرت میں جھنم ٹھکانہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق حرام کی پہچان کے اصول:

قرآن وحدیث نے رزق حرام کے اصول بیان کئے شریعت نے کچھ تجارتوں سے منع کیا گیا ہے اور کسی چیز کا منع ہونا اس کے حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے ،اور حرام چیز کی تجارت کرنا اللہ تعالی سے اعلان بغاوت ہے۔

۱: ایک مسلمان کی بیع پر بیع کرنا ،یعنی اس کے سودے پر سودہ کرنا

۲: بیع نجش: یعنی گاہک کو دھوکہ دینے کے لئے بڑھ چڑھ کر بولی کرنا

۳: حرام اور ناپاک چیزوں کی تجارت ۔مثلا شراب ،سود سگرٹ ،حقہ، پان وغیرہ

۴: دھوکے کی تجارت

دھوکہ کی بیع؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اناج کے ایک ڈھیر کے قریب سے ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو آپ کی انگلیوں نے نمی محسوس کی ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟''

اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش برس گئی تھی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' پھر تو اس (نمی زدہ حصے) کو اناج کے اوپر کیوں نہ ڈال دیا تاکہ (خریدار) لوگ اسے دیکھ لیتے۔جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔'' (صحیح مسلم: ۱۰۲)

۵: غیر موجود چیز کی تجارت

۶: قرض کے ساتھ قرض کی تجارت

۷: **بیع العینہ**: ایک آدمی ایک چیز مقرر قیمت پر ایک مقرر وقت تک کے لئے فروخت کرے پھر جب میعاد مقرر مکمل ہو جائے اور رقم ادا نہ کر سکے تو خریدنے والے سے وہی چیز کم قیمت پر خرید لے اور خریدنے والے کو خواہ مخواہ نقصان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھانا پڑے۔

۸: تجارتی قافلوں کو منڈی میں آنے سے پہلے ہی جا ملنا اور ان کو منڈی کے اصل ریٹ سے دھوکے میں رکھتے ہوئے ان سے سامان خریدنا

۹: دودھ روکے ہوئے جانور کی تجارت

۱۰: بیع الخاضرہ: پھلوں اور اناج پکنے سے پہلے ہی کھیت میں فروخت دینا

مووی میکر اور فوٹو سٹوڈیو کا کام:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلا شبہ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہو گا انھیں کہا جائے گا جو کچھ تم نے (اپنے خیال کے مطابق) پیدا کیا تھا اسے زندہ کرو۔'' (صحیح البخاری: ۲۱۰۵)

اس سے ہر وہ تصویر مراد ہے جس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے خواہ وہ ہاتھ سے بنے، کیمرے سے یا کسی اور ذریعے سے، جاندار کی تصویریں بنانا حرام ہے خواہ وہ تصویر کاغذ دیوار یا کپڑے وغیرہ پر بنائی جائے افسوس کہ تصویر ایک فتنہ کی شکل اختیار کر گئی شوقیہ تصویریں، فحاشی پر مبنی، خوشی کے مواقع پر تو اسلام کی بہت زیادہ حدود کو تجاوز کیا جاتا ہے۔ صرف ایک صورت استثنا ہے اور وہ ہے اضطراری، جہاں تصویر کے بغیر گزارہ نہ ہو مثلاً پاسپورٹ، شناختی کارڈ وغیرہ کے لئے۔ اور اس مجبوری کی بھی عام اجازت نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَ مَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (البقرہ: ۱۷۳)

''تم پر مردار اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا دوسروں کا نام پکارہ گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔"

مجبوری کی حالت میں تصویر بنوانی ٹھیک ہے لیکن حد سے تجاوز کرنا منع اور زیادتی بھی نہیں ہونی چاہئے بلکہ ناپسند جانتے ہوئے کرنا چاہئے۔

حرام اشیاء کی دیگر اقسام

۱۔ گانوں کے میموری کارڈ بھر کر دینا رزق حرام کمانا ہے۔

۲۔ ریڈیو، کیبل اور ٹیلی ویژن پر گانے اور فلمیں چلا کر رزق اکٹھا کرنے والے حرام روزی کما رہے ہیں۔

۳۔ بولی کی کمیٹی: بولی کی کمیٹی میں واضح سود اور قمار موجود ہے اس لئے حرام اور ناجائز ہے

۴۔ بینک، ٹینز، انشورنس، بیمہ پالیسی، لکی کمیٹیاں، قسمت پڑیاں، حرام کاروبار پر مشتمل ہیں ان سے ہر ممکن صورت بچیں۔

۵۔ پگڑی کی رقم لینا ناجائز ہے۔لیکن اگر مالک دکان پہلے لی ہوئی رقم کی ماہانہ کرایہ میں کٹوتی کرتا رہتا ہے تب جائز ہے۔نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ کرایہ دار اس دکان کو آگے پگڑی لے کر بھی نہیں دے سکتا تفصیل کے لئے دیکھیں۔(فتاوی اصحاب الحدیث ج ۱ ص ۲۶۰)

۶۔ جس نے اپنے مال سے زکاۃ ادا نہ کی، تو اس کا سارا مال حرام بن جائے گا۔

۷۔ ایک کاروبار کی آمدنی سے زکاۃ یا عشر دے دیا لیکن تمام کاروباروں سے زکوۃ یا عشر نہ دیا تو اس کا تمام مال حرام بن جائے گا۔

۸۔ ڈیوٹی میں کوتاہی کرنے والا ملازم اپنے رزق کو حرام بنا لیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ جب ملازمت اختیار کی تو رشوت دے کر نوکری لگنے والا ساری زندگی حرام کھاتا ہے اور اپنی اولاد کو بھی حرام ہی کھلاتا ہے۔

۱۰۔ جعلی سند پر ملازم لگنے والا بھی ساری عمر رزق حرام کھاتا ہے۔

۱۱۔ امتحان میں نقل لگا کر جو نمبر زیادہ حاصل کرے گا یہ واضح حرام کام ہے، انھیں نمبروں پر اچھی سند ملے گی اسی پر اچھے سکیل والی ملازمت ملے گی جس سے ساری زندگی رزق حرام اکٹھا ہوگا۔

۱۲۔ بعض سکول و کالجز کے مالک رشوت دے کر اپنے بچوں کے امتحان میں اچھے نمبر لگوا لیتے ہیں تب اس کے بڑے بڑے اشتہار شایع کرتے ہیں ان جھوٹے نمبروں کی وجہ سے جو بھی طالب علم سکول میں داخل ہوں گے اور وہ فیسیں دیں گے تو یہ سارا مال ہی رزق حرام ہے۔۔۔

۱۳۔ حرام چیز کی خرید وفروخت بھی حرام ہے مثلاً سگرٹ، تمباکو، نشہ آور چیز وغیرہ۔

۱۴۔ داڑھی مونڈنے کی اجرت لینا خط کرنا اور داڑھی مونڈنا حرام اور علانیہ برائی ہے، مسلمان کیلئے ایسا کرنا جائز ہے نہ اس سلسلے میں کوئی معاونت فراہم کرنا ہی روا ہے، لہٰذا اس کی اجرت اور کمائی حرام کی کمائی ہے۔ جو ایسا کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس سے توبہ کرلے اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرے۔

اگر اس کو اس کی حرمت کے متعلق شرعی حکم معلوم ہے تو جو کمائی اس نے کام کے ذریعے کمائی ہے اس کو صدقہ کردے، اگر اس کو اس کی حرمت کے متعلق شرعی حکم کا علم نہیں تھا تو پھر جو ہوا سو ہوا، اس میں کوئی پکڑ نہیں، لیکن آئندہ کے لیے خبردار ہوجانا چاہیے، جس طرح اللہ تعالیٰ سود خوروں کے متعلق فرماتے ہیں:

''پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آئے پس وہ باز آجائے تو جا پہلے ہو چکا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
''مونچھیں چھوٹی کرواؤ، داڑھی دو اور مشرکوں کی مخالفت کرو۔''

[صحيح البخاري: ٥٨٩٣۔ صحيح مسلم: ٢٥٩/٥٢]

اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
''مونچھیں کاٹو، داڑھی لٹکاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔''

(صحيح مسلم: ٥٥/ ٢٦٠)

تعویز لکھنا اور لٹکانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، پھر اپنے ہاتھ سے کوئی کلام لکھتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جاہ وحشمت یا مال وغیرہ کی طرح دنیوی فائدہ اٹھا سکیں، تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے، پھر یہ بیان کیا ہے کہ یہ وعید جھوٹ لکھنے اور جھوٹی کتابت کے ذریعے کمائی جانیوالی روزی دونوں شامل ہے۔

لیکن وہ لوگ تعویذ لکھتے ہیں، جنھیں مریض کے گلے میں کسی بیماری سے تندرستی پانے یا احتیاطاً بیماری سے بچنے کی خاطر پہنایا جاتا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ انھیں لٹکانا جائز بھی ہے کہ نہیں؟ اگر یہ علم نہ ہو کہ ان تعویذوں میں کیا لکھا ہوا ہے یا ان میں حرام چیزیں لکھی ہیں، جیسے شیطانوں اور جنوں وغیرہ کے نام تو ایسے تعویذات لٹکانا کسی صورت جائز نہیں..... نیز کسی ایسی چیز کے سبب ہونے کا عقیدہ رکھنا، جسے اللہ تعالیٰ نے سبب نہ بنایا ہو، شرک کی ایک قسم ہے، اس بنیاد پر راجح اور صحیح قول یہ ہے کہ مریض پر کوئی چیز لٹکانی نہیں چاہیے، خواہ وہ قرآنی ہو کہ غیر قرآنی، اس طرح یہ تعویذات لکھ کر مریض کے سرہانے وغیرہ کے نیچے رکھنا بھی جائز نہیں۔

(ابن عثيمين: نور الدرب: ١٣/ ٢٣١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال تجارت کی اقسام

اپنے ہاتھ سے تجارت کرنا:

اس صورت کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عمل الرجل بیده وکل بیع مبرور.)) (مسند بزار: ۸۳/۲ کشف الاستار، مستدرك حاكم: ۱۰/۲، حسن)

''آدمی کے اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر قسم کی تجارت جو دھوکے اور فریب سے پاک ہو۔''

بیوہ اور مسکین وغیرہ کے لئے کمانے والا!

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیوہ اور مسکین (کی ضروریات پوری کرنے کے لئے) محنت و مزدوری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور اس شخص کی طرح ہے جو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے۔'' (صحیح البخاری: ۵۳۵۳، صحیح مسلم: ۲۹۸۲)

سبحان اللہ اپنی اولاد کے لئے ہر کوئی کماتا ہے لیکن کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو محتاج لوگوں کی ضروریات کے لئے کماتا ہے۔

نیک آدمی کا امیر بننے کے لئے جائز کاروبار کرنا!

متقی انسان اگر اللہ تعالیٰ کے کاموں میں اپنا مال صرف کرنے کی نیت سے زیادہ کاروبار کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، یاد رہے کہ وہ امیر جو کنجوس ہے اور وہ مسلسل امیر بننے کے چکروں میں ہر طرح کا مال جمع کر رہا ہے خواہ حلال ہو یا حرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایسے شخص کا دولت کو اکٹھا کرنا حرام ہے..... حدیث میں آتا ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے خوش حالی کا ذکر چھیڑ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''متقی آدمی کے لئے دولت مند ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور متقی کے لئے صحت دولت سے بہتر ہے اور طبیعت کا خوش ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔''(مسند احمد : ۵/ ۳۷۲۔۳۸۱، صحیح ، اس کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے)

روزی کمانے میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے :

بعض لوگوں کی زندگی کا مقصد پیسہ ہے اور کچھ نہیں ہر وقت پیسہ کے متعلق سوچتے رہتے ہیں اور ان کے دن و رات پیسے کمانے کے لئے وقف ہوتے ہیں ..... خواہ انھیں کتنی بھی ذلت اٹھانی پڑے وہ حلال وحرام کی پرواہ کئے بغیر رزق کی حوس میں مدحوش ہیں کوئی عار محسوس نہیں کرتے..... اس قسم کے لوگ سراسر دھوکے میں ہیں ناکام لوگ ہیں دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں گے پیسہ ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ حالانکہ رزق کمانے میں بھی میانہ روی ہونی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اجملوا فی طلب الدنیا فان کلا میسر لما خلق له .))

''دنیا کے حصول کے لئے اچھا طریقہ اختیار کرو ہر انسان کے لئے وہ کام آسان ہو جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''(سنن ابن ماجه : ۲۱۴۲، صحیح اس کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے۔)

اچھے طریقہ سے مراد حلال کمانے کی کوشش کرنا ہے اور رزق کی تلاش میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو بھی یاد رکھنا ہے..... یہ وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے ورنہ کون احکام الٰہی کو یاد رکھتا ہے..... اصل فکر آخرت کی ہی ہونی چاہئے پھر ممکن ہے دنیا کمانے میں کچھ میانہ روی آجائے موجودہ انسان کی فکر کا دارو مدار آخرت نہیں بلکہ دنیا ہی ہے..... اسی لئے میانہ روی نہیں رہی۔ ایک اور حدیث میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کئے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس رزق کے حصول میں دیر ہو جائے۔ چنانچہ اللہ سے ڈرو اچھے طریقے سے روزی طلب کرو جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو۔'' (سنن ابن ماجه : ٢١٤٤، صحیح اس کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے۔)

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہر کاروباری انسان اپنی ضروریات کے مطابق رزق حلال کی خاطر کاروبار کرے اور باقی سارا وقت دین کا کام کرے یہی معمول تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

اے تاجرو! صدقہ بھی کیا کرو:

انسان ہونے کی حیثیت سے ہم سے ہر کام میں کمی کوتاہی ہو ہی جاتی ہے، کاروبار میں کمی کوتاہی کے عوض میں صدقہ کرتے رہنے چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کمیوں کو معاف فرمادے..... سیدنا قیس بن ابوغزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دلال کہلاتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے اس سے بہتر ہمارا نام رکھ دیا آپ نے فرمایا:

''اے تاجروں کی جماعت! خرید وفروخت میں قسمیں کھائی جاتی ہیں اور فضول باتیں ہو جاتی ہیں، (اس لئے) اس کے ساتھ صدقہ بھی کرتے رہا کرو۔'' (سنن ابی داود: ٣٣٢٦، اس کو امام ترمذی (١٢٠٨) ابن الجارود (٥٥٧) اور حاکم (٢/٥) نے صحیح کہا ہے۔ **تنبیہ**: اعمش کی سماع کی صراحت مشکل الآثار ٣/١٣-١٤ میں ہے۔)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عموماً خرید وفروخت میں جھوٹ، بے ہودہ باتیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسمیں اٹھا لی جاتی ہیں حالانکہ یہ تینوں کام حرام ہیں ہر حالت میں حرام کام نہیں کرنا چاہئے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دلالی کا کام، ایجنٹ کا کام کرنا درست ہے جب دھوکہ، فراڈ نہ ہو۔ امام ابن سیرین نے کہا: یہ چیز اتنے کی بیچ دو، جو نفع ہوگا وہ تمہارا ہے یا میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہوگا، اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔'' (صحیح البخاری: الاجارۃ، باب: ١٤)

دم کر کے اجرت لینا:

قرآن وحدیث کے مطابق کیے گئے دم کے بدلے پیسے لینا درست ہے (صحیح بخاری)

یاد رہے کہ تعویذ لکھ کر پیسے لینا درست نہیں ہے کیونکہ تعویذ لکھنا بھی ناجائز کام ہے اس لئے اس کے ذریعے کمائی کرنا بھی درست نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے نہ ہی خود تعویذ لکھا اور نہ لکھنے کا حکم دیا۔ نیز وہ کاہن حضرات جو غائب کی خبریں بتاتے ہیں اور لوگوں سے کئی بہانے لگا کر پیسے بٹورتے ہیں یہ سراسر حرام ہے اور کئی لوگ جنوں کا ڈراوا دے کر لوگوں سے پیسے بٹورتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور لاکھوں جنوں کو قتل کرنے کا دعوی کرتے ہیں اور الٹی سیدھی کہانیاں سناتے ہیں جھوٹ کے ذریعے حاصل کی جانے والی روزی حرام ہے۔

تاجر اللہ سے ڈرتے رہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے تاجروں کی جماعت! جب تاجر قیامت کے دن فاجر (گنہگار) بن کر اٹھیں گے سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرتا رہا اور اس نے نیکی کی اور سچ بولا۔'' (سنن الترمذی: ١٢١٠، امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔ ابن حبان (موارد: ١٠٩٥) اور حاکم (٦/٢) نے صحیح کہا ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ آج ہم تاجروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہر ہر بات میں جھوٹ اور دھوکے سے کام لیتے ہیں مال اکٹھا کرنے کی حرص کی بنا پر بے شمار حرام کاموں کا ارتکاب کر رہے ہیں

جس جگہ سودہ خریدا ہے اسی جگہ فروخت نہ کیا جائے!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بازار سے روغن (زیتون) خریدا۔ جب میرا سودا طے ہو گیا تو مجھے ایک آدمی ملا جس نے مجھے اچھا منافع دینے کی پیش کش کی۔ میں نے اس آدمی سے سودا طے کرنے کا ارادہ کیا' اتنے میں پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے کہا: جس جگہ سے تم نے اسے خریدا ہے' اسی جگہ پر اسے فروخت نہ کرو حتیٰ کہ اسے اٹھا کر گھر لے جاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سے چیز خریدی جائے اُسے وہاں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے' جب کہ تاجر و سوداگر حضرات اس خریدے ہوئے مال کو اپنے گھروں میں نہ لے جائیں۔ [أسناده حسن]

ابو داود: ۳۴۹۹، وابن حبان (موارد): ۱۱۲۰، والحاکم: ۲/ ۴۰]

سودہ وغلہ لانے والوں کو شہر سے باہر ملنا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''باہر سے شہر میں غلہ لانے والوں کو آگے جا کر نہ ملو۔ جس (تاجر) سے راستے ہی میں ملاقات کر کے اس کا سامان خرید لیا گیا تو منڈی میں پہنچنے کے بعد مال کے (تاجر) کو اختیار ہے (چاہے سودا باقی رکھے یا منسوخ کر دے۔)'' (صحیح مسلم: ۱۵۱۹)

بولی کب جائز ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع فرمایا ہے کہ ''کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔ اور (فرمایا): ''اگر سودا خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو بھاؤ مت بڑھاؤ۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح ہی دے۔ اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا تقاضا نہ کرے کہ جو اس کا حصہ ہے وہ خود حاصل کر لے۔'' (صحیح مسلم میں ہے: ''کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے۔''

(صحیح البخاری: ۲۱۴۰، صحیح مسلم: ۱۵۱۵.)

کرنسی کا تبادلہ کرنا؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بقیع میں اونٹوں کی تجارت کرتا ہوں دینار میں فروخت کر کے درہم وصول کرتا ہوں اور (کبھی) میں فروخت تو درہموں میں کرتا ہوں اور وصول دینار کرتا ہوں (یعنی) درہم کے بدلے میں دینار لیتا ہوں اور دینار کے بدلے میں درہم دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی حرج نہیں' اگر تم اسی روز کے بھاؤ سے ان کا تبادلہ کر لو اور تم دونوں کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے رقم کا کوئی حصہ کسی کے ذمے باقی نہ رہے۔'' [أسناده حسن] سنن ابو داود: ۳۳۵٤، سنن الترمذی: ۱۲٤۲، سنن النسائی: ٤٥٨٦ ، وابن ماجه: ۲۲٦۲، وأحمد: ۲/ ۱۳۹، والحاکم: ۲/ ٤٤]

منافع کی حد بندی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ منورہ میں چیزوں کے بھاؤ چڑھ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اشیاء کے نرخ (بڑے) تیز ہو گئے ہیں' آپ ہمارے لیے (ان کے) نرخ مقرر فرما دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نرخ کا تعین کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے' وہی تنگی کرنے والا' فراخی کرنے والا اور رازق ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملوں تو کوئی شخص جان و مال کی بابت ظلم کی بنا پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔'' [أسناده صحيح] سنن أبوداود: ٣٤٥١، سنن الترمذي: ١٣١٤، سنن ابن ماجه: ٢٢٠٠، صحيح ابن حبان (الأحسان): ٢١٥/٧، ح: ٤٩١٤]

جانور کا دودھ روک کر فروخت کرنا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''(فروخت کرتے وقت) اونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا دودھ ان کے تھنوں میں نہ روکو۔ جو شخص ایسا جانور خرید لے تو اسے اس کا دودھ دوہنے کے بعد دو باتوں میں سے بہتر کام اختیار کرنے کا حق حاصل ہے' چاہے اس جانور کو اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو ایک صاع کھجور ساتھ دے۔''

(بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے:

''اسے تین دن تک اختیار ہے۔''

اور مسلم کی ایک دوسری روایت جسے بخاری نے بھی تعلیقاً نقل کیا ہے، اس میں ہے:

''اس کے ساتھ عمدہ گندم نہیں بلکہ ایک صاع کسی اور کھانے والی چیز سے واپس کرے۔'' امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر روایات میں کھجور کا ذکر ہے۔ صحيح البخاري: ٢١٥١، صحيح مسلم: ١٥٢٤

خرید وفروخت کے وقت دانائی سے کام لینا چاہیے:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کا جانور یا بکری خریدنے کیلئے ایک دینار عطا فرمایا۔ انہوں نے ایک دینار کے عوض دو بکریاں خریدیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، پھر ان دو میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا اور ایک بکری اور ایک دینار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ آپ ﷺ نے ان کیلئے تجارت میں برکت کی دُعا فرمائی ، چنانچہ وہ ایسے تھے کہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں بھی انہیں ضرور نفع حاصل ہوتا۔ [صحیح] سنن أبوداود : ٣٣٨٤، سنن الترمذی: ١٢٥٨، سنن ابن ماجه : ٢٤٠٢]

اس سے پہلے فروخت نہ کیا جائے ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے (پکنے اور) کھانے کے قابل ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے نیز جانوروں کی پشت پر اون اور تھنوں میں دودھ کی فروخت کو منع فرمایا ہے۔[حسن] المعجم الأوسط للطبرانی : ٤/ ٤٣٠، : ٣٧٢٠، والدارقطنی : ٣/ ١٤]

واپسی کا اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''جب دو آدمی آپس میں سودا کرنے لگیں تو جب تک وہ اکھٹے رہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں' ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے' یا وہ ایک دوسرے کو اختیار دے دیں' اگر ایک' دوسرے کو اختیار دے دے' پھر اس پر سودا طے ہو جائے تو سودا پختہ ہو گیا۔ اور اگر سودا طے کرنے کے بعد ایک دوسرے سے الگ الگ ہو جائیں اور دونوں میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہ کیا ہو تو بیع پختہ ہو جائے گی۔'' [صحیح البخاری: ٢١١٢، صحیح مسلم: ١٥٣١]

یہاں یہ بھی یاد رہے:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ (شعیب) سے' وہ (شعیب) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خریدار اور فروخت کرنے والے کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہے اور سودا واپس کرنے کے اندیشے کے پیش نظر جلدی سے الگ ہو جانا جائز نہیں ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے:

''یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ سے جدا ہو جائیں۔'' [حسن] سنن أبوداود: ٣٤٥٦، سنن الترمذی: ١٢٤٧، سنن النسائی: ٤٤٨٨، وأحمد: ١٨٣/٢]

سود کی مذمت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، دینے والے، اس کے تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے، نیز فرمایا:

''(گناہ کے ارتکاب میں) یہ سب مساوی اور برابر ہیں۔''

(صحیح البخاری: ٢٠٨٦، صحیح مسلم: ١٥٩٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''سود کے تہتر درجے ہیں، سب سے کم تر درجہ اس گناہ کے مثل ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔ اور سب سے بڑھ کر سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرنا ہے۔'' [حسن] سنن ابن ماجه: ٢٢٧٥، الحاکم: ٣٧/٢ وصححه علی شرط الشیخین

سود کب بنتا ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سونے کو سونے کے بدلنے میں فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، ایک دوسرے کے وزن میں اضافہ نہ کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، ایک دوسرے میں اضافہ نہ کرو۔ اور ان (دونوں) میں ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔" (صحیح البخاری: ۲۱۷۷، صحیح مسلم: ۱۵۸٤)

اس صورت میں سود نہیں بنتا:

ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر پر عامل مقرر کیا، چنانچہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں بہت عمدہ کھجوریں لے کر حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے (اس سے دریافت) فرمایا:

"کیا خیبر میں پیدا ہونے والی سب کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟"

اس نے عرض کیا: نہیں اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم دوسری کھجوریں دو صاع اور (کبھی) تین صاع دے کر یہ کھجوریں ایک صاع لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ایسا نہ کرو۔ گھٹیا کھجوروں کو دراہم کے عوض فروخت کرو، پھر دراہم کے ساتھ عمدہ کھجوریں خریدو۔"

اور تولنے والی اشیاء کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

(بخاری و مسلم) اور مسلم میں ہے:

"تول میں بھی اسی طرح کرو۔" (صحیح البخاري: ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، صحیح مسلم: ۱۵۹۳)

بغیر ماپے چیز فروخت کرنا درست نہیں:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی کسی ایسے ڈھیر کو جس کا ماپ نہ کیا گیا ہو، کھجوروں کے معین ماپ کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۵۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنا؟

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے میں اُدھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔[صحیح]سنن أبوداود: ٣٣٥٦ ، سنن الترمذي: ١٢٣٧، سنن النسائي: ٤٦٢٤، سنن ابن ماجه: ٢٢٧٠، وأحمد: ٥/١٢، ١٩، ٣/٣١٠)

سود کی ایک اور صورت:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کسی نے اپنے بھائی کیلئے کوئی سفارش کی (اس کے بعد) وہ اسے کوئی تحفہ دے اور وہ اسے قبول کر لے تو وہ سود کے بہت بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔''[أسناده حسن] سنن أبوداود: ٣٥٤١، وأحمد: ٥/٢٦١

یہ بھی سود ہے:

قرض اس شرط پر دینا کو تم نے مجھے فلاں ماہ ہلدی یا کوئی بھی جنس کے ریٹ کے مطابق پیسے دینے ہیں !!!! یہ بھی سراسر دھوکا اور سود ہے۔

رشوت لینا اور دینا حرام ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی ہے۔[أسناده حسن]سنن أبوداود: ٣٥٨٠، سنن الترمذی: ١٣٣٧

باغ فروخت کرنے کے دو اہم اصول:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے اور اس کوئی آفت یا مصیبت پہنچ جائے تو تیرے لیے اس سے کچھ بھی وصول کرنا حلال نہیں۔ تو بغیر کسی حق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مسلمان بھائی کا مال کس وجہ سے لیتا ہے؟''

ایک حدیث میں ہے کہ: نبی ﷺ نے آفت زدہ چیز کی قیمت نہ لینے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم: ١٥٥٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کھجور کے درخت کی پیوند کاری کے عمل کے بعد خریدے تو اس صورت میں پھل، فروخت کرنے والے کے ہوں گے الّا یہ کہ خریدار پھل کی شرط کرلے۔'' (صحیح البخاري: ٢٣٧٩، صحیح مسلم: ١٥٤٣)

بیع سلف کا بیان:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ پھلوں میں سال سال اور دو دو سال کی قیمت پیشگی ادا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

''جو شخص پھلوں کی قیمت ادا کرے تو اسے چاہیے کہ مقرر ماپ، مقرر تول اور مقرر مدت کے لیے ادا کرے۔''

اور بخاری میں [مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ] کے الفاظ ہیں۔ یعنی ''جو شخص کسی چیز میں پیشگی دے۔'' (صحیح البخاری: ٢٢٣٩، صحیح مسلم: ١٦٠٤)

قرض کی ادائیگی کیسے ممکن ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے لوگوں کا مال (بطور قرض) لیا اور وہ اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق دے گا اور جس شخص نے ان کے مال ضائع کرنے کی نیت سے لیے تو اللہ تعالیٰ اسے ضائع کردے گا۔'' (صحیح البخاری: ٢٣٨٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروی لی ہوئی چیز کا اہم اصول:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رہن رکھے ہوئے جانور پر (اس پر آنے والے) مصارف و اخراجات کے بدلے میں سواری کی جاسکتی ہے۔اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ (اس پر آنے والے) اخراجات کے بدلے میں پیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ رہن ہو۔اور آدمی جو سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے' اس کے اخراجات کا ذمہ دار بھی وہی ہے۔'' (صحیح البخاری: ۲۵۱۲)

مال دار اگر قرض ادا نہ کرے؟

حضرت عمرو بن شرید اپنے باپ (شرید رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مالدار آدمی کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا اس کی بے عزتی اور سزا کو حلال کردیتا ہے۔'' [أسناده حسن] سنن أبوداود: ۳۶۲۸، سنن النسائی: ٤٦٩٣، ٤٦٩٤، نیز دیکھیں: صحیح البخاری: ۲۴۰۱، وابن حبان (الموارد): ۱۱٦٤)

مقروض کا کچھ قرضہ معاف کردینا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی کو پھلوں کی تجارت میں (کافی) نقصان ہوا جس کی وجہ سے اس پر قرض کا بار بہت زیادہ ہوگیا حتیٰ کہ وہ کنگال ہوگیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس پر صدقہ کرو۔''

لوگوں نے اس پر صدقہ کیا مگر وہ صدقہ اتنا نہیں تھا کہ قرض پورا ادا ہو جاتا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا:

''(یہی کچھ ہے) جو کچھ ملتا ہے لے لو۔اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نھی نہیں ہے۔'' (صحیح مسلم: ١٥٥٦)

لوگوں سے مانگنے کا اہم اصول:

حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک تین آدمیوں کے سوا کسی دوسرے کے لیے سوال کرنا جائز نہیں: ایک وہ آدمی جس نے کوئی ضمانت اٹھائی ہو اس کے لیے تعاونِ ضمانت کی مقدار تک سوال کرنا جائز ہے اس کے بعد سوال کرنا چھوڑ دے۔ اور ایک وہ آدمی جسے کوئی آفت پہنچی ہو جس نے اس کا سارا مال تباہ و برباد کر دیا ہو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس کے لیے گزران کی کوئی سبیل نکل آئے۔ اور ایک آدمی جو فاقہ میں مبتلا ہو یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین قابل اعتماد آدمی اس بات کی شہادت دیں کہ فلاں آدمی فاقے میں مبتلا ہو گیا ہے یوں اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے۔'' (صحیح مسلم: ١٠٤٤)

خرید وفروخت کے متعلق چند غیر شرعی چیزیں:

١: جھوٹ بول کر سودہ فروخت کرنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

٢: قسم اٹھا کر سودہ فروخت کرنا گناہ ہے۔

٣: دو نمبر چیز کو ایک نمبر کہہ کر فروخت کرنا حرام ہے

٥: چیز کے اوپر غلط ٹکٹ لگا کر سیل کرنا گناہ اور حرام ہے

٦: بعض کمپنیوں کا جھوٹ بول کر گاہک کو مطمئن کرنا درست نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم سوالات کے جواب

لین دین کرتے وقت لکھنے کا حکم:

اگر ادھار خرید وفروخت کی جائے، جسے ادا کرنا ایک مقررہ مدت تک کسی کے ذمے واجب الادا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے اسے لکھنے اور اس پر گواہ مقرر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ بھول اور نسیان کا سد باب ہو سکے۔

سورۂ بقرہ کے آخر میں آیتِ دَین میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور اس سے مت اکتاؤ وہ چھوٹا (معاملہ) ہو یا بڑا کہ اسے اس کی مدت تک لکھو، یہ کام اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والا اور شہادت کو زیادہ درست رکھنے والا ہے، اور قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔''

یعنی گواہی لکھ لینا عدل کے زیادہ قریب، زیادہ محفوظ ومضبوط، زیادہ درست اور شک وشبہے سے بہت دور ہے۔ جب ضرورت پیش آئے تو ''لکھا ہوا'' کاغذ پیش کردیں جس میں ہر چیز لکھی ہوئی ملے گی، لہٰذا لکھنا حقیقت میں حقوق کو محفوظ کرنا ہے۔

رہا سوال نقد لین دین کا جسے لوگ فوراً نپٹا دیتے ہیں، جس میں کوئی قرض ہوتا ہے نہ کوئی مقررہ مدت تو اسے نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں، مثلاً کسی نے گاڑی خریدی، موقع پر اس کی قیمت ادا کی اور چل دیا، کوئی عبایا (برقعہ) خریدی، اس کے پیسے ادا کیے، اور چلا گیا، یا کوئی برتن خریدا، اس کے پیسے ادا کیے اور چلتا بنا، تو ان تمام صورتوں میں لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن جو لین دین واجب الادا ہو، اسے لکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ بھول نہ جائیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب آپس میں ایک مقرر مدت تک قرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور ایک لکھنے والا تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے۔''

کیونکہ لکھنے سے حقوق محفوظ ہو جاتے ہیں۔(ابن باز : مجموع الفتاوی والمقالات: 34/19)

اس عبارت: ''خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہ ہوگا'' کا شرعی حکم:

اس شرط کے ساتھ سودا بیچنا کہ یہ نہ واپس ہوگا نہ تبدیل، جائز نہیں، کیونکہ یہ شرط صحیح نہیں، اس میں نقصان اور حقیقت چھپانے کا اندیشہ ہے۔ فروخت کرنے والا یہ شرط لگا کر گویا خریدار پر یہ سامان خریدنا لازم کر دیتا ہے چاہے اس میں کوئی عیب نہ ہی ہو۔ اس کا یہ شرط لگانا سامان میں موجود عیب سے اس کو بری نہیں کر سکتا، کیونکہ اگر اس عیب دار سامان میں کوئی عیب ہو تو یہ فروخت کرنے والے کی ذمے داری ہے کہ وہ اس کو صحیح سامان کے ساتھ تبدیل کر دے، یا خریدار کو اس عیب کا ہرجانہ یعنی زر نقصان دے، کیونکہ مکمل قیمت صحیح سامان کے بدلے میں وصول کی جاتی ہے۔ فروخت کرنے والا سامان میں عیب کے ہوتے ہوئے ناجائز قیمت وصول کرتا ہے، نیز شریعت عرفی شرط کو لفظی شرط کے قائم مقام قرار دیتی ہے اور عرفاً سامان کا عیب سے پاک ہونا شرط تسلیم کیا جاتا ہے، جس کی بناء پر اگر عیب نکل آئے تو واپس کرنے کا جواز پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح عرف کے اعتبار سے سامان کے عیب سے پاک ہونے کی شرط لفظاً شرط کے قائمقام قرار دی گئی ہے۔(اللجنة الدائمة: 13788)

گردے کی پیوند کاری اور خرید وفروحت کا حکم

مجبور آدمی کیلئے گردے کی پیوند کاری کروانا جائز ہے، اگر یہ کسی جائز طریقے کے ذریعے سے ممکن ہو، لیکن کسی انسان کیلئے اپنا گردہ یا جسم کو کوئی عضو بیچنا جائز نہیں کیونکہ ایسے شخص کے متعلق وعید آئی ہے جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے اور کسی عضو کی بیع بھی اس میں داخل ہے کیونکہ انسان اپنے مالک ہوتا ہے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اعضا کی تجارت کا ذریعہ ہی نہ بن جائے، مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ نیز اس وجہ سے یہ جائز نہیں کہ مبادا یہ غریبوں پر ظلم کا سبب بن جائے اور مال کے لالچ میں ان کے گردوں کی چوری رواج پکڑ جائے۔(الفوازان: المنتقی: 60)

ادھار کے بدلے ادھار کی خرید وفروخت:

قرض کے بدلے قرض کی بیع جائز نہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عوض اور معوض (بیچا گیا سامان) دونوں ہی مجلس عقد میں موجود نہ ہوں، چاہے قیمت بھی معلوم ہو اور فروخت شدہ چیز بھی معروف ہو یا مکمل بیان کی گئی ہو، مثلاً دو رکھڑی بکری سو ریال (سعودی سکہ) ادھار میں بیچ دی جائے تو یہ قرض کے بدلے قرض ہے کیونکہ جو چیز مجلس عقد میں غیر موجود ہو وہ ادھار ہے۔ اگر مجلس برخاست ہونے سے پہلے پہلے دونوں چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بھی حاضر کردی جائے تو بیع صحیح ہوگی اور اگر ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کے آنے سے پہلے دونوں بندے اٹھ گئے تو بیع باطل ہوگی۔ واللہ عالم (ابن جبرین رحمہ اللہ: 10/7)

تمباکو کی تجارت کرنیوالے کے متعلق اسلام کا حکم:

تمباکو پینا حرام ہے، اسی طرح اس کی کاشت اور تجارت بھی حرام ہے، کیونکہ اس میں بہت زیادہ ضرر اور نقصان ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ((لا ضرر ولا ضِرار)) ''نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ بدلے میں کوئی تم کو نقصان پہنچائے۔''

نیز یہ خبیث چیز ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اور وہ ان کیلئے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہہ دے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔'' (للجنة الدائمة: 4947)

(سنن ابن ماجه، رقم الحديث: 2340)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمپنیوں میں شراکت کیلئے دوسروں کا نام خریدنے کا حکم:

شیئرنگ کمپنیوں اور بنکوں میں شریک کار ہونے کیلئے دوسروں کے نام خریدنا حرام اور جعل سازی ہے لہٰذا ایسا کرنا جائز نہیں۔

مالک نام بیچ کر جو قیمت وصول کرتا وہ اس کیلئے حرام ہے، اور نام خریدنے والا جو کمائی کرتا ہے وہ کمائی اس کیلئے حرام ہے پھر یہ اکثر شیئرنگ کمپنیاں سودی کاروبار کرتی ہیں لہٰذا ان میں شراکت جائز نہیں، اسی طرح بنک بھی سودی ادارے ہیں، لہٰذا ان میں شراکت کرنا جائز نہیں۔ (الفوزان: المنتقی: 59)

چوری شدہ مال کی خرید وفروخت کا حکم:

جسے علم ہو کہ سامان چوری کا ہے، اس کیلئے اسے خریدنا حرام ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ ایسا کرنے والے فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے، اسے نصیحت کرے کہ وہ سامان اسکے مالک کو لوٹا دے، اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو وہ ذمہ دارانِ حکومت سے مدد مانگے۔ (ابن باز: مجموع الفتاوی والمقالات: 91/19)

مردوں کو سونے کی گھڑیاں، انگوٹھیاں اور قلمیں بیچنے کا حکم:

سونے اور چاندی کی گھڑیاں اور انگوٹھیاں مردوں اور عورتوں کو بیچنا جائز ہے، لیکن مرد کو سونا، سونے کی یا سونے کا پانی چڑھی انگوٹھی پہننے کی اجازت نہیں، اسی طرح چاندی کی گھڑی ہے، یہ صرف عورتوں کیلئے ہے، البتہ چاندی کی انگوٹھی مرد وعورت دونوں کیلئے جائز ہے، سونے اور چاندی کے قلم مردوں کیلئے جائز ہیں نہ عورتوں کیلئے کیونکہ یہ زیور کی قسم نہیں، بلکہ سونے اور چاندی کے برتنوں کے مشابہ ہیں، اور سونے اور چاندی کے برتن سب پر حرام ہیں کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ یہ ان کیلئے (کافروں کیلئے) دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت ہیں۔''

[صحیح البخاري: 5426۔ صحیح مسلم: 2067/5]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ کا فرمان ہے:

''جو سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹا غٹ جہنم کی آگ انڈھلیتا ہے۔''[صحیح البخاری: 5634۔ صحیح مسلم: 2065/1]

برتنوں میں چمچے، اور چائے اور قہوے کے کپ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ (ابن باز: الفتاوی والمقالات: 72/19)

بیع عربون (سائی یا بیع) کا حکم

بیعانہ کے ذریعے سے فروخت جائز ہے، یہ سائی کی وہ قیمت ہوتی ہے جو کسی سودے کو پکا کر کے ساری قیمت ادا کرنے سے پہلے بائع یا اس کے وکیل کو دی جائے اور حساب بیباق کرتے وقت وضع کر لی جائے تاکہ فروخت شدہ چیز کی ضمانت مل جائے کہ کوئی دوسرا اسے نہیں خرید سکے گا، اگر خریدار وہ سامان نہ لے تو بائع اس بیعانے کو اپنے پاس رکھنے اور اسے اپنی ملکیت میں لانے کا مجاز ہوگا۔

بیعانہ کی فروخت صحیح ہے چاہے باقی ماندہ رقم ادا کرنے کا کوئی وقت مقرر ہو یا نہ مقرر، سودا پکا ہو جانیا در سامانا پنے قبضے میں کر لینے کے بعد بائع قانونی طور پر اسکی قیمت کے مطالبے کا حق رکھتا ہے۔

بیعانے کے جواز پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فعل دلالت کرتا ہے۔ امام احمد بیعانے کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ حضرت سعید بن مسیّب اور امام ابن سیرین کا قول ہے کہ اگر وہ سامان لوٹانے میں ناپسندیدگی محسوس کرے اور اس کے ساتھ کوئی چیز واپس بھی کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس سلسلے میں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانے سے منع فرمایا ہے۔ [سنن ابن ماجہ: 2192] وہ ضعیف حدیث ہے، اسے امام احمد وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اس سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔ (اللجنة الدائمة : 19637)

لاٹری

یہ عمل اور روش اسلام میں حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک اور شراب نوشی کے ساتھ ملا کر پیش کیا ہے کیونکہ یہ میسر (جُوا) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کیلئے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیرا سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

لہٰذا آدمی کیلئے جوا کھیلنا جائز نہیں، چاہیے وہ اس طریقے سے ہو یا کسی اور طریقے سے کیونکہ قمار بازی بلاشبہ جوا ہے اور حرام ہے، یہ شراب نوشی، بت پرستی اور تیروں سے قسمت آزمائی کا ہم ترین ہے، اور اس حبیث منافع سے صدقہ نا قابلِ قبول ہے کیونکہ یہ حرام اور حبیث کمائی سے صدقہ ہے۔

نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ طیب اور پاک ہے اور طیب کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔''

لیکن جو شخص اس عمل سے توبہ کرلے تو اس طریقے سے جو منافع اس نے کمایا، اسے چاہیے کہ اس کا صدقہ کردے یا اسے رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ کردے، لیکن نیت اس مال سے خلاصی پانے کی ہو نہ کہ اس سے ثواب حاصل کرنے کی، کیونکہ اس سے خلاصی پانے کا اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''سو اللہ سے ڈرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔''

کیونکہ اگر وہ قرب الٰہی کے حصول کی نیت رکھتا تو اس اعتبار سے اس کا صدقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا کہ وہ مال اس کی ملکیت میں نہ سے کارج کرنا چاہتا، ایسی صورت میں وہ اس سے عہدہ برا ہوسکتا ہے نہ وہ مال اس سے قبول ہی کیا جائے گا کیونکہ یہ خبیث اور حرام کمائی ہے اور اللہ پاکیزہ کے سوا کچھ قبول نہیں کرتے۔

میں اپنے مسلمان بھائیوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں کو پرہیز گاری اختیار کرنے ہی کی تلقین کی ہے ان تمام معاملات کو، جو کسی بھی رنگ میں یا کسی بھی نام کے ساتھ دھوکے اور قمار بازی پر مبنی ہوں، ترک کردیں۔

حقائق شکلیں بدل جانے سے یا خوشنما نام دینے سے بدل نہیں جاتے، خرید و فروخت اور اجارہ وغیرہ جیسے معاملات کے ہوتے ہوئے، جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے حلال قرار دیے ہیں، ان حرام معاملات کی کوئی ضرورت نہیں۔ (ابن عثیمین: نور علی الدارب: 8/253)

ایسی دکان پر کام کرنے کا حکم جہاں داڑھی مونڈھی جاتی ہے:

صحیح حدیث میں نبی ﷺ فرماتے ہیں:

''فرمانبرداری معروف میں ہے۔''[صحیح البخاری: 7145 صحیح مسلم: 1840/39]

نیز آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی فرماں برداری نہیں۔''

[سنن أبي داود: 2625]

تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور شرط پر متفق نہیں ہونا چاہیے، رزق کے دروازے بحمد للہ بہت زیادہ ہیں جو بند نہیں بلکہ کھلے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کیلئے نکلنے کا کوئی راستہ بنادے گا۔''

ہر وہ کام جس میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی شرط لگائی جائے، اس کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافقت نہ کر، چاہے وہ کام فوج میں ہو یا اس کے کہیں دوسری جگہ، اس کام کو چھوڑ دے، کوئی دوسرا حلال کام تلاش کر اور گناہ اور زیادتی پر تعاون نہ کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔(ابن باز: مجموع الفتاوی والمقالات : 345/19)

نوکری کے حصول کیلئے جعلی سند بنوانا:

شریعت مطہرہ اور اس کے بلند مرتبہ اہداف سے جو چیز مجھ پر ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس جیسا کام جائز نہیں کیونکہ جھوٹ اور دھوکا دہی کے ذریعے نوکری حاصل کرنا ہے جو حرام، منکر، برائی اور تلبیس کے دروازے کھولنے والا کام ہے، بلاشبہ بھرتی کرنے والی مجاز اتھارٹی کا یہ فریضہ وہ حسب امکان امانتدار اور باصلاحیت افراد کا چناو کرے۔(ابن باز: مجموع الفتاوی والمقالات : 365/19)

رشوت کے متعلق اسلام کا حکم:

رشوت نص اور اجماع کے ساتھ حرام ہے۔ رشوت یہ ہوتی ہے کہ جو چیز آدمی حاکم وغیرہ کو حق سے مائل کرنے کیلئے اور اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کروانے کیلئے خرچ کرے۔ نبی ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت کی ہے۔(سنن أبی داود، رقم الحدیث: 3580]

نیز آپ ﷺ سے یہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے رشوت کیلئے مڈل مین کا کردار ادا کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔(سنن أبی داود، رقم الحدیث : 3580]

www.KitaboSunnat.com

اور بلاشبہ یہ آدمی بھی گناہ گار مذمت، عیب اور سزا کا مستحق ہے کیونکہ یہ گناہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی میں معاونت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''(ابن باز: مجموع الفتاویٰ والمقالات : 232/23)

ربا (سود) کی تعریف:

ربا کا لغوی معنی: .....زیادہ ہونا ہے، اسی معنی میں یہ فرمان الٰہی ہے:

''پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور ابھرتی ہے۔''

شرعی معنی:.....ان مخصوص اشیاء میں اضافہ کرنا جن میں باہمی تبادلہ کرتے وقت صاحب شرع نے اضافہ کرنے سے منع کیا ہو، یا قبضہ دینے میں تاخیر کرنا جو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے واجب ہوتا ہے۔(ابن عثیمین : نور علی الدارب : 1/235)

کرنسیوں کی خرید وفروخت:

اگر مختلف کرنسیاں ہوں تو ان کا لین دین اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ان کا تبادلہ اور تقابض نقد بہ نقد ہوا اگر لیبیا کی کرنسی امریکی کرنسی یا مصری کرنسی کے ساتھ بیع کی جائے اور نقد بہ نقد ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسے کوئی آدمی لیبیا کی کرنسی سے ڈالر نقد بہ نقد خریدتا ہے اور مجلس ہی میں ایک دوسرے کو وہ دے دی جاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر یہ ادھار ہو تو پھر جائز نہیں، اسی طرح اگر مجلس میں وہ ایک دوسرے کو نہ پکڑائی جائے تب بھی جائز نہیں۔

کیونکہ جو حالت بیان ہوئی ہے، اس کے مطابق یہ سودی معاملات کی ایک نوع ہے، لہٰذا اس میں کرنسیاں مختلف ہوں تو مجلس ہی میں نقد بہ نقد ایک دوسرے کو پکڑا دینا ضروری ہے، لیکن اگر دونوں کرنسیاں ایک ہی قسم کی ہوں۔ تب دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے: برابر برابر ہونا اور مجلس ہی میں پکڑانا، کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، کھجور، جَو کے بدلے جَو، نمک کے بدلے نمک، ایک دوسرے کی مثل، ایک دوسرے کے برابر، مگر جب یہ اصناف مختلف ہو جائیں تو جس طرح چاہو بیچو، اگر نقد بہ نقد ہو۔'' (صحیح مسلم : 1587/81)

اور کرنسیوں کا حکم وہی ہے جو ذکر ہوا ہے، اگر یہ مختلف ہوں تو مجلس میں پکڑانے کی شرط پر ان میں اضافہ جائز ہے اور اگر ایک ہی قسم کی ہوں، جیسے ڈالر کے بدلے میں ڈالر، دینار کے بدلے میں دینار، تو پھر مجلس میں تبادلہ اور برابر ہونا ضروری ہے۔ (ابن باز: مجموع الفتاوی والمقالات : 171/19)

اعضاء بدن عطیہ کرنے کی وصیت:

ہمارے خیال میں یہ موت سے پہلے جائز ہے نہ مرنے کے بعد ہی، چاہے مرنے والا ان کی وصیت ہی کیوں کر جائے اور کہے: جب میں مرجاؤں تو میری آنکھوں کا شفاف حصہ (کارنیا) یا میرا گردہ یا جگر وغیرہ کسی کو دے دینا۔

ایسی وصیت پر عمل کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ حرام کی وصیت ہے اور حرام کام کی وصیت نافذ نہیں کی جاتی۔ علماءِ کرام نے اس ذکر کیا ہے، دیکھیں فقہ حنبلی کی کتاب ''الإقناع'' کتاب الجنائز، فصل : میت کو غسل دینا۔ وہاں اس کی تفصیل آپ کو مل جائے گی۔

علمائے کرام نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ میت کے اعضاء میں سے کوئی چیز بھی لینا جائز نہیں، چاہے اس نے اس کی وصیت ہی کیوں نہ کی ہو۔ انھوں نے اس حدیث مصطفیٰ ﷺ سے دلیل لی ہے کہ ''کسی میت کی کوئی ہڈی توڑنا اس کو زندہ حالت میں توڑنے کی مانند ہی ہے۔'' [سنن أبی داود : 3607۔ سنن ابن ماجه : 1616]

یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ آپ اپنی ذات کے متعلق آزاد نہیں، اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر ہمیشہ سے بے حد مہربان ہے۔''

جان کو قتل کرنے کا یہ مفہوم نہیں کہ آپ چھری لے کر اپنے آپ کو ذبح کر ڈالیں بلکہ ہر وہ کام جو جان کو نقصان پہنچانے کا سبب ہو وہ قتل نفس میں شامل ہے۔

بطور دلیل یہ حدیث نبوی ﷺ بھی پیش خدمت ہے۔

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ نے کسی جنگی مہم میں بھیجا۔ ایک رات آپ جنبی (ناپاک) ہو گئے، وہ ایک ٹھنڈ رات تھی، انھوں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔

جب وہ لوٹ کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے کہا:

''کیا تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت میں نماز پڑھادی؟

وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد آیا:

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر ہمیشہ سے بے حد مہربان ہے۔''

رات بہت زیادہ سرد تھی لہٰذا میں نے تیمم کیا اور نماز پڑھادی۔ آپ ﷺ ہنس دیے۔ اقرار کرتے ہوئے یا انکار؟ اقرار کرتے ہوئے، کیونکہ اگر انکار کرتے تو تنبیہ فرمادیتے۔ [سنن أبی داود : 334]

لہٰذا میں کہتا ہوں: زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اعضا منتقل کرنا حرام ہے۔

(ابن عثیمین : لقاء الباب المفتوح: 20/173)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فٹ بال کھیلنے اور موجودہ باکسنگ اور ریسلنگ کے مقابلوں کا حکم:

مقابلہ ان اشیاء میں جائز ہے جن سے کافروں کے خلاف جنگ میں مدد لی جائے، جیسے گھوڑے، اونٹ، تیر اور کے ہم معنی آلات حرب: جہاز، ٹینک، آبدوزیں، خواہ یہ انعامی مقابلے ہوں یا غیر انعامی، لیکن وہ اشیا جن سے جنگ میں مدد نہیں لی جاتی، جیسے فٹ بال کا کھیل، باکسنگ (مکے بازی) ریسلنگ (پہلوانی) اگر ان مقابلوں میں کامیاب ہونے والے کیلئے انعام ہو تو پھر یہ جائز نہیں، لیکن اگر یہ غیر انعامی مقابلے ہوں اور کسی واجب سے غافل کرنے والے اور حرام میں مبتلا کرنے والے نہ ہوں اور ان سے کوئی ضرر اور نقصان بھی پیدا نہ ہو تو یہ جائز ہیں وگرنہ یہ حرام ہیں۔ (اللجنة الدائمة: 3323)

تاش کھیلنے کا حکم:

یہ کھیل دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا: یا تو اسے کسی عوض کے بدلے کھیلا جائے گا یا بلا عوض۔ اگر کسی عوض کے بدلے اسے کھیلا جائے تو پھر اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں اور اس مین معاوضہ لینا لوگوں کا مال باطل اور ناجائز طریقے سے کھانا ہے جو جوئے کی ایک قسم ہے، اور جوئے میں جو گناہ اور زیادتی ہے وہ مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت شراب، بتوں اور قسمت کے تیروں کے ساتھ ملا کر ذکر کی ہے ارشاد ہے:

> ''اے لوگوں جو ایمان لائے تو! یہی بات ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کیلئے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر اسے بلا عوض کھیلا جائے تو اسے کھیلا جائے تو اسے کھیلنا والے غالبًا ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں کہ ان کیلئے گالی گلوچ کرنا، زبان لعن دراز کرنا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسمیں کھانا بے قیمت ہوجاتا ہے، بلکہ یہ لوگ ایک دوسرے کے خلاف جرائم کے مرتکب بھی ہوجاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کھیل ایک دوسرے پر غلبے کی خواہش بھی جنم دیتا ہے جس کے نتیجے میں بغض و عداوت پیدا ہوجاتے ہیں اور اشارے بازی اور ایک دوسرے کو جاہل قرار دے کر ہر ایک کی تنقیص کی جاتی ہے۔ یہ نتائج اس کی حرمت قرار دینے اور اس سے خبر دار کرنے کیلئے کافی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شراب جوئے، بتوں اور قسمت کے تیروں کی حرمت کی جو وجہ ذکر کی ہے وہ ان کو شیطانی عمل ہونا ہے اور شیطان کا کام لوگوں میں عداوت، بغض پیدا کرنا، نماز اور ذکر الٰہی سے روکنا ہے، اور یہ تمام امور غالبًا اس کھیل کی مجالس میں شامل ہوتے ہیں۔ (اللجنة الدائمة : 432)

اسلام میں کھیلوں کی اقسام:

جہادی کاموں کی تربیت اور تیاری کیلئے اونٹ، گھوڑوں کی ریس، تیر اندازی اور حربہ بازی وغیرہ جیسے آلاتِ حرب کی مقابلے بازی جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور ان کے (مقابلے کے) لیے قوت سے اور گھوڑے باندھنے سے تیاری کرو، جتنی کرسکو، جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ کچھ ڈراؤ گے، جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور تم جو چیز بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف پوری لوٹائی جائے گی اور ظلم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

اور حدیث نبوی ہے:

''عوض کے ساتھ مقابلے بازی صرف گھوڑے، اونٹ اور تیر اندازی میں ہے۔'' (اللجنة الدائمة : 9868)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹائنز انٹرنیشنل کمپنی کی شرعی حیثیت

ہر وہ کمپنی جو قرآن و حدیث کے مطابق ہو اس میں کام کرنا درست ہے اسکی جوب سے حاصل ہونے والی رقم رزق حلال ہے لیکن اگر کوئی ایسی کمپنی ہو جس کے اندر باطل شروط پائی جائیں تو اس میں کام کرنا گناہ ہوتا ہے، ٹائنز کمپنی کے اندر باطل شروط موجود ہیں مثلا صرف اس انسان کو اس کمپنی میں بھرتی کیا جاتا ہے جو چالیس ہزار روپے اڈوانس جمع کروائے پھر اسے ممبر شپ ملتی ہے پھر یہ آدمی آگے اوروں کو پھنسائے گا وہ پھر آگے اوروں کو دھوکہ دے کر پھنسائے گا اسی طرح یہ بکواسی سسٹم چلتا رہتا ہے اگر دسواں بندہ آگے کوئی اور آدمی پھنسانے سے قاصر ہو جائے تب وہ دس کے دس کی ممبر شپ ختم ہو جاتی ہے اور کمپنی کئی لاکھ کا مالک بن جاتی ہے ۔۔۔ یہ ایسی شروط ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کوئی ذکر نہیں اس لئے یہ کمپنی قرآن وحدیث کے موافق نہیں ہے۔

اس کمپنی کے متعلق فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن حفظہ اللہ مہتمم دارالحدیث راجووال لکھتے ہیں: شاید ہم کہہ سکتے ہیں کہ ٹائنز وغیرہ جیسی ملٹی لیول کمپنیوں کے طریقہ واردات کی حرمت پر معاصر تمام علماء کا اجماع ہے ماشاء اللہ۔ نیز لکھتے ہیں:

ہمیں حافظ عثمان یوسف حفظہ اللہ نے بتایا کہ میں بذات خود اس کمپنی میں تین سال کام کرتا رہا ہوں سب دھوکہ فراڈ ہے اور سراسر حرام کام پر ملوث یہ کمپنی ہے۔

حافظ عثمان یوسف صاحب لکھتے ہیں: اس سے بچنا چاہئے اس میں غرر بہت ہے..... 3 سٹار کے لئے آپ کو 40000 خرچ کرنا پڑتا ہے جو ہم لالچ میں آکر خرچ کر بھی دیتے ہیں..... 5 سٹار کے بعد بھی آپ مستقل ہر ماہ ان کی پرڈکٹ خریدنے کے پابند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں..... وہ یہ بات کسی کو بھی شروع میں نہیں بتاتے ۔اور بھی بہت سی ان کے سسٹم میں قباحتیں ہیں ۔

شیخ الحدیث احمد صدیق مدیر کلیۃ القرآن بونگہ بلوچاں لکھتے ہیں :غرر، جہالت اور سود ساری قباحتیں اس میں موجود ہیں ۔فضیلۃ الشیخ محمد عرفان صاحب لکھتے ہیں کہ میرے ساتھ ٹائنز کے بھکر کے ضلعی انچارج کی کافی بحث ہوئی تھی اور وہ پوری ٹیم کے ساتھ آیا تھا لیکن جب اس کا طریقہ واردات پورا سن کر اس سے چند سوالات کئے تو پھر آنے کا کہہ کر چلا گیا اور آج تک واپس نہیں آیا ۔۔۔وللہ الحمد اپنے علاقہ کے بے شمار نوجوانوں کو ان کے چنگل سے چھڑایا ہے اور جنھوں نہیں چھوڑا تھا ول لاکھوں کا نقصان کروا کر اب چھوڑ چکے ہیں ۔

عبداللہ سیاف کی کتاب ٹائنز انٹرنیشنل کا مطالعہ کریں اس کے ٹائٹل پر یہ لکھا ہوا ہے :ٹائنز انٹرنیشنل دھوکہ و فریب ،سود قمار ،جھوٹ ۔یہ کتاب دالاندلس لاہور سے شایع ہوئی ہے اور عام متداول ہے ۔[یہ بحث علماء اہل الحدیث ورٹس اپ گروپ پر ہوئی ہے]

نوٹ: جب ٹائنز کمپنی کے کسی ممبر سے بات ہوتی ہے تو وہ آگے سے کہتے ہیں کہ اس کے صحیح ہونے پر مفتیوں کے فتوے موجود ہیں جب انھیں کہا جائے کہ کسی کا نام لو !تو وہ کسی بچے کا نام لیتے ہیں جو مدرسہ سے بھاگا ہوا ہوتا ہے اور ٹائنز کی لعنت میں پھنسا ہوا ہوتا ہے پھر افسوس کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو خود ہی مفتی بنا دیتے ہیں..... جب ہم ان مفتیوں سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ آگے سے کہتے ہیں کہ میں تو امام مسجد ہوں مفتی نہیں ہوں..... مجھے کس نے مفتی بنا دیا ہے ۔پاکستان میں کوئی ایک بھی سلفی معتبر مفتی صاحب اس سودی کمپنی کی حمایت نہیں کرتا .....بعض مولوی حضرات بھی اس میں پھنسے ہوئے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں انھیں اللہ تعالی سے ڈرنا چاہئے..... کہ ہم لوگوں کو کس چیز کی طرف لے جا رہے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹائنز وغیرہ کی حرمت اور اس کی بنیادی وجوہات

پہلی وجہ

سراسر غلط بیانی، دھوکہ دہی اور حیلہ سازی پر مبنی ہے۔ بظاہر یہ بیع ظاہر کرتے ہیں، جبکہ ان کا مقصد قطعاً خرید وفروخت نہیں ہوتا

اس لحاظ سے یہ از اول تا آخر بیع غرر ہے اور بیع غرر نصاً ممنوع ہے۔

اس کاروبار کے حرمت کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں دھوکہ پایا جاتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے والی بیع سے منع فرمایا ہے۔

((عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع الحصاۃ و بیع الغرر.)) (مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاۃ و البیع الذی غرر)

دوسری ان کمپنیوں کا مقصد اپنی مصنوعات فروخت کرنا ہوتا تو یہ تجارت کے معروف اور شفاف طریقے استعمال کرتے لیکن ان کا اصل مقصد یہ نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصد تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ مارکیٹنگ کا وہ گورکھ اور پیچیدہ طریقہ ہے جس کے ذریعے چند سو یا چند ہزار روپے لگا کر لاکھوں کروڑوں میں بدل جائیں۔

دوسری وجہ:

اس سسٹم میں ہر بعد میں شریک ہونے والے ممبر کی رقم جوئے پر لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ وہ اپنے نیچے دوسرے لوگوں کو قائل کر کے پھنسانے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی طور پر جس کاروبار میں بعد میں شریک ہونے والے کی رقم کمیشن کے لالچ اور ممبر سازی کی امید میں داؤ پر لگی ہوتی ہے۔ یہ کاروبار جواء اور قمار ہونے کی بنا پر ناجائز اور حرام ہے۔

تیسری وجہ:

پروڈکٹ کی قیمت تو ٹھیک لیکن ممبر سے پروڈکٹ کی قیمت کے نام پر زائد قیمت اور اس زائد قیمت پر منافع کا وعدہ خالصتاً سود ہے۔

چوتھی وجہ:

ان سکیموں میں لوگوں کی بہت زیادہ رقوم غیر ضروری چیزوں کی فروخت کے نام پر ان کمپنیوں کے پاس جمع ہوجاتی ہے۔ لوگ زیادہ کمیشن کے لالچ میں یہ غیر ضروری چیزیں کافی مقدار میں خرید لیتے ہیں اور منافع کی آس میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں جس سے ملک کی اصل ترقی وتجارت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

یہ کاروبار اس لحاظ سے بھی ناجائز اور حرام ہے کہ یہ فرد، معاشرے اور ملکی معیشت کے لیے سخت نقصان دہ ہے جب کہ اسلام میں کسی کو نقصان پہنچانا بھی جائز نہیں اور جان بوجھ کر خود نقصان اٹھانا بھی جائز نہیں۔

پانچویں وجہ:

یہ باہمی فسادات کا باعث بنتی ہیں۔

گزشتہ سالوں میں ٹائنز سے ملتی جلتی ایک سکیم بزناس متعارف کروائی گئی۔ دیکھتے دیکھتے طلبہ کی کثیر تعداد اس سکیم کی ممبر بنی۔

اس کی تباہ کن پالیسیوں کو دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے اس پر پابندی عائد کر دی، یہ لوگ تو بوریا بستر گول کر گئے لیکن اس کے بعد ہاسٹل کے وہ طالب علم جو نئے نئے ممبر بنے تھے انہوں نے ان طالب علموں سے خوب لڑائی کی جن کی وجہ سے وہ اس فراڈ سکیم کے ممبر بنے تھے۔ ان لڑائیوں سے طلباء کی کثیر تعداد کو ہسپتالوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ دیکھنی پڑی۔

چھٹی وجہ

ایسی کمپنیاں بالعموم غیر ملکی ہوتی ہیں، اور خود ان ممالک میں ان پر پابندی ہوتی ہے، لیکن غریب یا متوسط ممالک کو لوٹنے کے لیے ادھر کا رخ کر لیتی ہیں، دولت ہتھیانے کے بعد فرار ہو جاتی ہیں۔

ایسی بہت سی کمپنیاں امریکہ اور دوسرے یورپی اور ایشائی ممالک میں یہ کاروبار کر کے لوگوں کا مال لوٹ کر فرار ہو چکی ہیں۔ پاکستان میں بھی ورلڈ ٹریڈنگ نیٹ سکیم، گولڈن کی انٹرنیشنل، شینل کمپنی، بزناس اور ان جیسی دوسری بہت سی کمپنیاں لوگوں کا مال لوٹ کر بھاگ چکی ہیں۔ اور ان کمپنیوں کے اصل مالکان وہ غیر ملکی افراد خصوصاً یہود و نصاریٰ ہوتے ہیں۔

ان کمپنیوں کے طریقہ واردات کو دیکھتے ہوئے عرب وعجم کے تقریباً تمام علماء ان کے نام نہاد کاروبار اور اس کی رکنیت کو حرام قرار دے چکے ہیں۔

اردو میں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

نیا جال لائے پرانے شکاری -- گولڈ مائن انٹرنیشنل (gmi) کی فریب کاریاں

www.urdumajlis.net › threads › نیا-جال... Mobi

عرب علماء کے فتاوی کے لیے ملاحظہ فرمائیں

مختصر عن حکم شرکۃ بزناس

islamqa.info islamqa.info › ...

☆☆.....☆☆

نوٹ:..... کتاب میں جو بعض فتاوی درج ہیں وہ (خرید و فروخت کے متعلق ۵۰۰ سوالات کے جوابات، طبع بیت السلام لاہور، الریاض) سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رسول ﷺ کا دفاع کیوں ضروری ہے؟

قیامت تک کے انسان کے لئے مکمل ترین نمونہ رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے تمام شعبہ ہائے زندگی کی مکمل رہنمائی قرآن مجید اور اس کی تفسیر و توضیح حدیث رسول ﷺ میں ہے۔ بعض لوگ بنی نوع انسان کو صراط مستقیم سے ہٹانے کے لئے اور انھیں بے راہ روی کا شکار کرنے کے لئے حدیث مصطفیٰ ﷺ سے متنفر کرتے رہتے ہیں اور حدیث رسول کی اہمیت سب پر واضح ہے، اور یہ بجا ہے کہ حدیث کا دفاع اصل میں دین اسلام کا دفاع ہے کیونکہ اسلام کی مکمل تفصیل قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ میں ہے جہاں قرآن کریم وحی ہے وہاں حدیث رسول ﷺ کو بھی وحی کہا گیا ہے۔ جو حدیث پر حملہ کرتا ہے وہ گویا اسلام پر حملہ کرتا ہے۔ جو حدیث کا دشمن ہے وہ گویا اسلام کا دشمن ہے!! اور جو اسلام کا دشمن ہے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا دشمن ہے۔

حدیث رسول ﷺ پر کئے گئے اعتراضات کی اجمالی صورتیں:

احادیث پر اعتراضات کرنے والوں کی مختلف صورتیں ہیں جن پر ضروری تبصرہ پیش خدمت ہے۔

اسلام سے دشمنی:..... منکرین حدیث اور مستشرقین اسلام سے دشمنی کی وجہ سے احادیث پر اعتراضات کرتے ہیں ان کے پیش نظر حدیث کی اہمیت کو کم کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ دن رات احادیث رسول ﷺ پر بے جا تنقید کرتے ہیں حقیقت میں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت پڑ چکی ہوتی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرتے ہوئے اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید:.....تقلید کی وجہ سے کئی لوگ اپنے امام کے قول کو ثابت کرنے کے لئے احادیث کا انکار کر جاتے ہیں ۔احناف کی کتب ان کی مثالوں سے بھری ہوئی ہیں۔تفصیل کے لئے دیکھیں شیخ الحدیث اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی کتاب (نگارشات)

معنوی تحریف:.....بعض لوگ ظاہر میں حدیث کا دفاع کرتے ہیں لیکن اپنے مسلک کے مسئلے کو ثابت کرنے کے لئے وہ معنوی تحریف سے کام لیتے ہیں ۔معنوی تحریف کا حکم وہی ہے جو لفظی تحریف کا حکم ہے یعنی حرام اور کبیرہ گناہ ہے ۔بریلویوں کے شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی بریلوی کی شرح صحیح مسلم اور شرح صحیح بخاری ،معنوی تحریف سے بھری پڑی ہیں ۔

لفظی تحریف :.....بعض لوگ احادیث میں الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کر کے یا کمی کر کے یہود و نصاری کی روش بد پر چلتے ہیں مولانا جابر دامانوی حفظہ اللہ کی کتاب تحریف النصوص میں بے شمار مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں ۔

باطل تاویلیں:.....بعض لوگ صحیح احادیث کی باطل تاویل کر جاتے ہیں جس سے حدیث کا صحیح مفہوم ہی بدل جاتا ہے اور وہ اس سے اپنی مرضی کا مفہوم نکالتے ہیں ۔کتب احناف میں اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں ۔ہمارے فاضل دوست ارشد کمال حفظہ اللہ کی کتاب (عذاب قبر)اس ضمن میں اچھی کاوش ہے کہ منکرین عذاب قبر باطل تاویلوں کا زبردست رد کیا ہے ۔

ثقہ راویوں کو ضعیف ثابت کرنا :.....بعض لوگوں نے اپنے مذہب کو بچانے کی خاطر ایک نیا حیلہ نکالا ہوا ہے کہ ثقہ راویوں کو ضعیف ثابت کر کے اپنے پیروکاروں کو خوش کر لیتے ہیں اس کی بے شمار مثالیں دیکھنے کے لئے استاد محترم محدث العصر ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتب (مولانا سرفراز صفدر اپنی کتب کے آئینے میں اور اعلاء السنن فی المیزان) قابل تعریف ہیں ۔شیخ محترم نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا ہے ۔اور راقم نے اس پر اپنی قیمتی کتاب (دفاع اسلام) میں بے شمار مثالیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع کر لی ہیں اور مزید اس پر کام باقی ہے۔

ذوق کے خلاف :.....بعض لوگوں نے حدیث مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ذوق پر پرکھا !!! کس قدر دین کے خیر خواہ تھے یہ لوگ کہ وہ برملا کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے ذوق کے خلاف ہے !!!! اس باطل نظریے کی مثالیں تفہیم القرآن میں ملتی ہیں ان کا زبردست رد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (احادیث اور مودودیت) میں کیا ہے

مذھبی تعصب: .....اپنے مذھبی تعصب کی وجہ سے احادیث رسول ﷺ کو نشانہ تنقید بنایا گیا اس پر بے مثال تبصرہ پڑھنے کے لئے کوثری حنفی کے مذھبی تعصب پر علامہ معلمی یمانی کی لاجواب کتاب (التنکیل اور الکاشف) کا مطالعہ کافی ہے

جھوٹی روایات سے سہارا لینا:.....صحیح احادیث کو چھوڑ کر جھوٹی، منکر اور ضعیف روایات سے سہارا لینا بھی حدیث دشمنی کی واضح مثال ہے، ابوالمؤید خوارزمی نے (مسانید امام ابی حنیفہ) کے نام سے ایک کتاب جمع کی ہے اس کے متعلق ولی اللہ شاہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''خوارزمی کی جمع کردہ مسانید امام ابی حنیفہ کا درجہ چوتھے طبقے کی ضعیف، موضوع اور منکر احادیث پر مشتمل کتابوں کے قریب قریب ہے، جن سے بدعتی حضرات اپنے مذہب کی تائید کے لئے دلیلیں اکٹھا کرتے ہیں'' (حجۃ اللہ البالغۃ: ج ا ص ۱۳۵) کتب احناف جھوٹی اور غیر ثابت روایات سے بھری پڑی ہیں اور انھیں روایات سے اپنے مسائل کی بنیاد رکھتے ہیں۔

وضعی علوم حدیث :.....بعض لوگوں نے انکار حدیث کے لئے علوم حدیث پر تنقید کی مثلاً امین احسن اصلاحی، ان کا تفصیلی رد مولانا محمد عزیر مبارکپوری نے اپنی کتاب (انکار حدیث کا نیا روپ) میں لیا ہے اور بعض منکرین نے فضول اصول حدیث وضع کر لئے مثلاً جاوید احمد غامدی، ان کے باطل اصول حدیث کی خبر شیخ محمد حسین میمن اور ابوالحسن علوی حفظہما اللہ نے لی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احناف نے بھی ایسے اصول حدیث لکھے جن سے صحیح احادیث کا انکار لازم آتا ہے مثلاً قواعدعلوم الحدیث از ظفر احمد عثمانی دیوبندی ،اس کتاب میں حنفی اصول حدیث جمع کئے گئے ہیں ان کی خوب خبر شیخ العرب والعجم محمد بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (نقض قواعدعلوم الحدیث) میں لی ہے ۔اور استاد محترم محدث العصر ارشادالحق اثری حفظہ اللہ نے اپنی کتب (توضیح الکلام ،اعلاء السنن فی المیزان وغیرہ) میں ان کے باطل اور وضعی اصول حدیث کا خوب رد کیا ہے ۔راقم نے (علوم حدیث اور احناف استادمحترم محدث العصر شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی نظر میں) مفصل کتاب لکھ رکھی ہے ۔جو کراچی میں زیر طبع ہے ۔

وضع حدیث :.....بعض لوگوں نے صحیح احادیث سے دشمنی کرنے کی خاطر ایک نئی راہ نکالی کہ ان احادیث صحیحہ کے خلاف اپنی طرف سے جھوٹی روایات بنا ڈالیں اور عوام کاالانعام کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ۔کتب احناف اور کتب دیوبندیہ اور کتب بریلویہ میں اس طرح کی کافی مثالیں ملتی ہیں اور فتنہ وضع حدیث بھی حدیث دشمنی میں آتا ہے کہ گمراہ لوگوں نے صحیح احادیث کے خلاف جھوٹی روایات بنانا شروع کر دیں اور دین اسلام کو نقصان پہنچایا ۔۔

منکرین حدیث کی ہم نوائی :.....بعض لوگوں نے منکرین کا ساتھ دیتے ہوئے صحیح احادیث پر اس قدر حملے کئے ہیں کہ اگر مصنف کا نام معلوم نہ ہو تو پڑھنے ولا کہہ اٹھے گا کہ یہ کسی منکرین حدیث کی کتاب ہے ۔اوراس طرح کے حملے کرنے والے احناف سے تھے ان کے بے ہودہ حملوں کی تفصیل اور ان کے دفاع کی حقیقت کو جاننے کے لئے علامہ ابوالقاسم بنارسی رحمہ اللہ کی قیمتی سات کتابوں کا مجموعہ (دفاع صحیح بخاری) کا مطالعہ کافی ہے ۔یوسف بن موسی المطلی الحنفی (ت:۸۰۳ھ) اکثر کہا کرتا تھا: "من رای فی کتاب البخاری تزندق" جس نے صحیح بخاری میں دیکھا وہ زندیق ہوگیا۔(الضوء اللامع : ج ۱۰ ص ۳۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل پرستی:..... بعض لوگوں محض عقل کی بنیاد پر انکار حدیث کیا اور ان لوگوں کی نے کتنی جرات کی وحی الٰہی پر اپنی ناقص عقل کے گھوڑے دوڑائے اور محدثین کی محنتوں اور علم حدیث کو ضایع کرنے کی بھر پور کوشش کی ۔۔۔اس پر علامہ عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ کی کتاب ''عقل پرستی اور انکار معجزات'' قابل دید ہے۔

شبیر احمد میٹھی صاحب عقل کے ذریعے انکار حدیث کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''کیا یہ ممکن ہے؟ اگر کوئی کہے کہ یہ ممکن ہے تو محال و ناممکن، بے معنی بات ہے ..... ظاہر ہے کہ یہ بات بالکل عقل میں آنے والی نہیں ہے ..... ہرگز سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے'' (صحیح بخاری کا مطالعہ: ج ا ص ۱۴۸۔۱۵۱)

نوٹ:..... مذکورہ تمام صورتوں پر بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں جو ایک طویل ترین کتاب کی محتاج ہیں بس اس مختصر مضمون میں انھیں گزارشات پر اکتفا کرتا ہوں زندگی نے وفا کی اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ''دفاع اسلام'' کے موضوع پر ایک طویل کتاب لکھوں گا ان شاء اللہ اور اس پر کافی کام مکمل ہے اور کافی باقی ہے۔ان تما م صورتوں کو ذکر کرنے سے یہ مقصد تھا کہ قارئین کو معلوم ہو کہ دفاع حدیث کی کتنی ضرورت ہے اور کس طرح مختلف لوگ مختلف روپ دھار کر احادیث مصطفیٰ ﷺ سے اپنی دشمنیاں رکھے ہوئے ہیں ۔۔جہاں اس میں منکرین حدیث ملوث ہیں وہاں دیگر رہنمائے امت بھی مقلدین کے روپ میں ملوث نظر آتے ہیں کوئی صریحا انکار کر رہا ہے تو کوئی خفیہ طریقے سے اپنے ترکش چلا رہا ہے، کوئی تقلید کی وجہ سے انکاری ہے تو کوئی مذھبی تعصب کی بنا پر، کوئی الفاظ میں تحریف کی وجہ سے مجرم ہے تو کوئی معنوی تحریف کی ضد میں آتا ہے ۔ان تمام کا نوٹس لینا اہم ذمہ داری ہے ..... یہود ونصاری، مستشرقین تو اعتراضات کرتے لیکن افسوس ان بعض نام نہاد مسلمانوں پر ہے جنھوں نے اپنی کم فہمی اور کج روی کا اظہار عداوت حدیث کی صورت میں کیا اور بعض نے تقلید کو آڑ بنا کر اسلام کو نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کی ..... الحمدللہ دین اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ تھا محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا جب بھی کسی نے اسلام پر اعتراضات کئے اسی وقت اللہ کے بندے قلم وقرطاس لے کر میدان میں اترتے ہیں اور دفاع اسلام کا حق ادا کرتے ہیں یہ ایک مستقل تاریخ ہے کہ کس صدی میں کس نے اعتراضات کئے اور اسی صدی میں کس نے اس کا جواب لکھا۔۔۔۔راقم نے اپنے (موسسۃالاثریۃ الخیریۃ) کے تحت ''دفاع اسلام فورم'' قائم کر رکھا ہے اس کے تحت اسلام پر مستشرقین کے جوابات انگلش میں لکھے جا رہے ہیں اور حدیث سے مذاق کرنے والوں کے تعاقب میں اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور مزید سلسلہ جاری ہے۔

فائدہ:.....بعض اہل علم کا شمار محدثین کی صف میں ہوتا ہے اور خدمت حدیث پر ان کی زندگی وقف تھی لیکن اصول اور جرح وتعدیل میں انھیں بعض اجتھادی غلطیاں لگی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے انھوں نے کئی ایک صحیح احادیث کو ضعیف قرار دیا اور اس کے برعکس، ایسی غلطیوں کو اجتھادی غلطی سے تایبر کرنا چاہئے اس کی ضروری تفصیل کے لئے دیکھئے (مقالات اثریہ از شیخ خبیب احمد حفظہ اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا 786

ایک فکری وعلمی تجزیہ

اللہ تعالی کا بے حد شکر ہے کہ اس نے مسلمانوں کو قرآن وحدیث جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے اسی کی پیروی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے ۔اسلام کس قدر مکمل ترین ہے کہ اس نے زندگی کے ہر ہر مسئلہ کو حل کیا ہے اس میں زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جو زیادتی کرتا ہے وہ دین میں اضافہ کا مرتکب ہوتا ہے جو کہ کبیرہ گناہ کے ساتھ ساتھ بدعت اور گمراہی بھی ہے ۔ارشاد باری تعالی ہے: (الیوم اکملت لکم دینکم) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد .))

''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسا کام جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے ۔''

شیطان کی کامیابی اس چیز میں ہے کہ امت مسلمہ کو کسی نہ کسی طرح قرآن و حدیث سے دور کر کے بدعات پر لگا دے ،اے امت مسلمہ !قرآن وحدیث کو لازم پکڑیں اور اسی کو کافی سمجھیں اسی میں نجات ہے شیطانی ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔یہ بات رہے کہ جو دین اسلام کو ناقص سمجھتا ہے اور بدعات کو عام کرتا ہے وہ سخت ترین گمراہ شخص ہے اور راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے ۔

قرآن مجید کی ایک مقدس آیت کریمہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کے متعلق ایک بدعت عام ہے جس پر امت مسلمہ کو تنبیہ کرنے کی غرض سے یہ رسالہ لکھا جا رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی امت مسلمہ قرآن و حدیث کو لازم پکڑنے اور بدعات وخرافات کو چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عوام میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کی بجائے ۷۸۶ کو لکھا جا رہا ہے! جو کہ بہت بڑی غلطی ہے بلکہ قرآن مجید کی واضح گستاخی ہے۔

کیونکہ:

بسم اللہ اور ۷۸۶ کا ایک تقابل:

☆ بسم اللہ اللہ تعالی کا کلام ہے اور ۷۸۶ عام گنتی ہے۔

☆ بسم اللہ لکھنے کا حکم اللہ تعالی اور رسول اللہ نے دیا ہے اور ۷۸۶ لکھنے کا حکم کسی جاہل آدمی نے دیا ہے۔

☆ بسم اللہ پڑھنے سے ایک سو نوے نیکیاں ملتی ہیں اور ۷۸۶ پڑھنے سے کچھ بھی نہیں بلکہ اس انسان کا ایمان خطرے میں ہے جو اللہ تعالی کے قرآن کو چھوڑ کر اس کو لکھتا ہے۔

☆ بسم اللہ کو دیکھ کر قرآن مجید سے محبت ہوتی ہے کہ یہ میرے رب کا کلام ہے اور ۷۸۶ کو دیکھ کر کچھ بھی نہیں بلکہ مومن کو غصہ آتا ہے۔

☆ بسم اللہ کو رائج کرنا فرض ہے اور ۷۸۶ کو رائج کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جس کی سزا جھنم ہے۔

☆ بسم اللہ کے اندر اللہ رب العالمین کا ذاتی نام ''اللہ'' اور بڑی دو عظیم صفات ''الرحمٰن ،الرحیم'' کا ذکر ہے اور ۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان'' ہری کرشنا'' اور ''روی شنکر'' کے نام کے ہندسوں کا مجموعہ ہے۔

☆ بسم اللہ کا ترجمہ ''میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے'' اور ۷۸۶ کا ترجمہ ۷۸۶ ہے اور کچھ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶ لکھنے والے سے چند سوالات:

۱: کیا آپ ۷۸۶ کو قرآن مجید میں بسم اللہ کی جگہ لکھ سکتے ہیں؟؟ اگر جرات ہے تو کریں دیکھیں آپ کا کیا حشر ہوتا ہے امت مسلمہ کے مفتی آپ پر کیا فتوی لگاتے ہیں؟

۲: ہر اچھا کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا فرض ہے مثلا وضو سے پہلے ،کھانا کھانے سے پہلے پانی پینے سے پہلے ،گھر میں داخل ہوتے وقت ،لباس پہنتے وقت، جانور ذبح کرتے وقت وغیرہ کیا آپ ان مقامات پر بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ پڑھنے کی جرات کریں گے؟؟

۳: نماز میں کوئی امام یا مقتدی بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ پڑھے کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟؟ اور لوگ اس کو کیا معاف کریں گے؟؟

۴: بسم اللہ کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور ۷۸۶ کی فضیلت کہاں آتی ہے؟؟؟

۵: بسم اللہ لکھنے اور پڑھنے سے اللہ تعالی کی رحمت اترتی ہے اور کام برکت پڑتی ہے کیا ۷۸۶ سے بھی یہ حاصل ہوتا ہے؟؟ جو عقیدہ رکھے کہ ۷۸۶ سے بھی برکت حاصل ہوتی ہے وہ ایک گمراہ شخص ہے۔

۶: کتب حدیث میں ۷۸۶ کو کہیں ذکر نہیں ملتا اور کسی بھی صحابی ،تابعی اور امام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کیا آپ اس کو ثابت کر سکتے ہیں؟

۷۸۶ کی اصل حقیقت!

۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان ''ہری کرشنا'' اور ''روی شنکر'' کے نام کے ہندسوں کا مجموعہ ہے۔ ہ:۵ ر:۲۰۰ ی: ۱۰ ر:۲۰۰ ش:۳۰۰ ن:۵۰ ا:۱ ٹوٹل مجموعہ:۷۸۶

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ کو عام کرنے کی سازش کسی ہندو کی ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اللہ تعالی کے نام کو عام کرنے کی بجائے اپنے بھگوان کے نام کے ہندسوں کو عام کرنا چاہتا ہے افسوس کہ مسلمان بھی اسی کے پیچھے چل پڑے۔

اے امت مسلمہ! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم نے اپنے شعار قرآن وحدیث کو چھوڑ کر ہندو، یہود و نصاری کے باطل نظریات کو اپنانا شروع کردیا ہے ہم آپ کو قرآن و حدیث کی طرف دعوت دیتے ہیں جس میں عزت اور دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

بسم اللہ کے فضائل:

بسم اللہ کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ درکار ہے اس موقع پر صرف چند ایک کا ذکر کرنا مناسب ہے تاکہ ۷۸۶ کو لکھنے والوں کو علم ہو کہ ہم کس قدر فضیلت والی آیات کریمہ کو چھوڑ کر گمراہی کو پسند کررہے ہیں۔

۱: بسم اللہ قرآن مجید کی آیت ہے جو کہ اللہ تعالی کا کلام ہے جس کے پڑھنے سے ایک سو نوے نیکیاں ملتی ہیں۔

۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کام کی ابتدا بسم اللہ سے نہ کی جائے وہ دم کٹا ہے یعنی اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۳: نبی کریم ﷺ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھا کرتے تھے۔

۴: خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی کو خط لکھتے تو شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے تھے۔

۵: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔

انسان کی رہنمائی کی اہمیت:

☆ انسان کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالی نے اپنی مقدس کلاس کلام اتاری قرآن مجید۔

☆ عظیم ترین مقدس ہستیوں نبیوں اور رسولوں کو بھیجا۔

﴿یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك﴾ (المائدہ: ٦٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کا کام امت کی رہنمائی مشن نبوی کے مطابق ڈیوٹی لگا دی۔

((العلماء ورثة الانبياء .)) (بخاری: قبل ح: ٦٨)

حجۃ الوداع کے موقع پر عام حکم دیا:

((فليبلغ الشاهد الغائب منكم .)) (بخاری: ١٧٣٩)بلغوا عنی ولو آية(بخاری: ٣٤٦١)

معلوم ہوا کہ امت کی رہنمائی کرنا ہر کسی کا کام ہے۔نہ کہ صرف اہل علم کا۔ہر جگہ رہنمائی کریں۔

چند غلط اصول:

میرے معاشرے میں رہنمائی کرنے کے خلاف ایک سو اصول بنایا گیا ہے جو دین اسلام کو مٹانے کے مترادف ہیں چند یہ ہیں۔خوشی کا موقع ہے دین میں اتنی سختی نہیں۔

غمی کا موقع ہے وہ پہلے ہی غمگین ہیں ان کو نہ روکیں،اگر روکا تو رشتہ دار برا محسوس کریں گے،مجھے شرم آتی ہے،عورتوں کو نہیں روکنا چاہئے کیونکہ پرفتن دور ہے۔

لوگ مجھے مولوی کہیں گے۔ہمارا شعبہ ہی وکالت،تجارت،بینک کاری کا ہے اس میں جھوٹ بولنا ہی پڑتا ہے۔رہنمائی میں اہم کردار،ٹیچر اور امام خطیب

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

((لكن بعثني معلما ميسرا .)) (صحيح مسلم: ٣٧٦٣)

((انی بعثت معلما .)) (سنده ضعيف وله شاهد صحيح انظر: الصحيحة تحت ح: ٣٥٩٣)

افسوس کہ دونوں طبقے قرآن وحدیث کے حقیقی علم سے دور ہیں۔

سکول کا ٹیچر کم از کم وہ ہو جو قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر اور کم از کم صحیح بخاری کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح پڑھ چکا ہو اور اس لافہم بھی لیکن کام اس کے برعکس ہے۔

ایم اے کرنے والے، پی ایچ ڈی ہولڈر، سائنس دان بننے والے، ڈاکٹر بننے والے احباب سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ سب تعلیم میں سب کچھ حاصل کریں لیکن قرآن وحدیث سے کتنا حاصل کیا ؟؟؟!!! قرآن وحدیث کو پیچھے چھوڑنے والا واضح گمراہی اور نقصان میں ہے وہ کبھی امت کی صحیح رہنمائی نہیں کرسکتا۔

رہنمائی کے لئے صرف جمعہ رکھ لیا ہے اور وہ بھی گھنٹوں گھنٹوں تقریریں۔ باقی چھ دن کوئی رہنمائی نہیں حالانکہ اسوہ نبوی ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے انفرادی رہنمائی زیادہ کی اور اجتماعی تھوڑی۔ آج اس کے الٹ کام چل نکلا ہے۔

رہنمائی کیا انقلاب لائی:

اسحاق بن راہویہ نے رہنمائی کی تو صحیح بخاری لکھی گئی، ابو اسحٰق ابراھیم نے امام مسلم کی رہنمائی کی تو صحیح مسلم لکھی گئی، نواب صدیق حسن خان نے اپنی بیوی کی رہنمائی کی تو اس نے عربوں روپے دین کی نشر و اشاعت پر لگا دئے۔ نزیر حسین محدث دہلوی کی ایک سکھ نے رہنمائی کی تو انھوں نے دینی علوم سیکھنا شروع کر دیا۔ آئیں آپ بھی بچوں عورتوں اور نوجوانوں کی رہنمائی کریں اور ہر وقت کریں ان شاء اللہ انقلاب آجائے گا۔

((من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله.)) (صحیح مسلم: ۵۰۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کے شاگرد اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد محترم
امام ابوعبداللہ حمیدی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۱۹) کی عقیدے کی کتاب

اصول السنة

امام حمیدی رحمہ اللہ نے کہا:

ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ انسان تقدیر پر ایمان لائے وہ خیر ہو یا شر ہو وہ میٹھی و خوشگوار ہو یا ناگوار اور کڑوی ہو۔ اور وہ علم یقین سے جانتا ہو کہ جو بھی اس کو پیش آیا اور پہنچا ہے وہ ہرگز ٹلنے والا نہ تھا اور جو اس کو نہیں ملا وہ اس کو حاصل ہونے والا ہرگز نہیں تھا۔ اور یہ کہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر سے ہیں۔

اور ایمان نام ہے قول وعمل کا وہ کم اور زیادہ ہوتا ہے قول عمل کے بغیر نفع نہیں دیتا اور عمل وقول نیت کے بغیر فائدہ نہیں دیتے اور قول وفعل، نیت سمیت نفع نہیں دیتے مگر سنت کے ساتھ۔

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام کے لیے دل سے رحمت طلب کرنا پس تحقیق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں سو ہمیں تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان کے لیے بخشش طلب کریں تو جو شخص ان سب کو یا ان میں سے بعض کو یا کسی ایک کو گالی دے یا برے الفاظ سے یاد کرے تو وہ سنت پر قائم نہیں ہے اور ایسے آدمی کا مال غنیمت میں سے کوئی حق نہیں ہے اس قول کی خبر بہت سے لوگوں نے دی ہے کہ امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے مال فئے کی تقسیم اس طرح فرمائی ان فقراء مہاجرین کے لیے جو ان کے گھروں سے نکالے گئے ہیں پھر فرمایا اور ان لوگوں کے لیے ہے جو ان کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں بخش اور ہمارے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کو ۔۔۔۔الایۃ پس جو صحابہ کے لیے یہ دعا نہیں کرتا تو وہ ان لوگوں میں شمار نہیں ہے جن کے لیے مال فئی میں حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

قرآن اللہ کا کلام ہے میں نے سفیان سے سنا ہے انھوں نے کہا: کہ قرآن اللہ کا کلام ہے تو جو شخص قرآن کو مخلوق کہتا ہے وہ بدعتی ہے اس لیے کہ یہ قول پہلے کسی نے نہ تو کہا اور نہ ہم نے کسی سے سنا ہے۔

اور میں نے سفیان سے سنا ہے انھوں نے کہا: ایمان قول وعمل کا مجموعہ ہے وہ کم ہوتا اور بڑھتا ہے تو اس کے بھائی ابراھیم بن عیینہ نے کہا: اے ابو محمد ایمان کم ہونے کی بات نہ کرو۔ یہ تو سفیان نے غصہ کے ساتھ کہا نابالغ لڑکے خاموش رہو اتنا کم بھی ہوتا ہے کہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا ہے

رؤیت باری تعالیٰ کا اقرار کرنا:

اور ہر اس صفت کو ماننا جو قرآ وحدیث میں بیان کی گئی ہے جیسا اس آیت میں ''یہود نے کہا: اللہ کا ہاتھ بند ہے بلکہ ان ہی کے ہاتھ بند ہیں'' اور مثلا: آسمان لپیٹے ہوں گے اس کے دائیں ہاتھ میں۔'' اس طرح تمام وہ صفات جو قرآن و دحدیث میں مذکور ہیں نہ ان میں اضافہ کیا جائے نہ ان کی تفسیر وتشریح کی جائے، جہاں قرآن وسنت رو کے وہاں رک جائے۔

اور اس بات کا اقرار کرے کہ رحمٰن نے عرش پر قرار پکڑا اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا تو وہ ذات باری تعالی کو معطل ومہمل تسلیم کرنے والا جہمی فرقہ سے ہوگا۔

خوارج کی طرح یہ بھی نہ کہے کہ جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا وہ کافر ہے !!تحقیق کفر لازم ہوتا ہے ان پانچ میں سے کسی ایک کے انکار سے جن کو رسول اللہ ﷺ نے یہ کہہ کر بیان کیا ہے: اسلام کی بنیا د پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی دینا کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ ان میں پہلے تین امور میں تاخیر کرنے والے کو مہلت نہیں دی گئی جو کلمہ شہادت نہ پڑھے اور روزہ بروقت نہ رکھے تو مجرم ہوگا اور جان بوجھ کر بروقت جو بجا نہ لائے تو اس کی اس تفریط اور زیادتی کی تلافی قضاء سے بھی نہ ہوگی اور تاخیر کرنا جرم ہی رہے گا۔ خواہ فریضہ ادا ہوجائے گا۔ اور زکوٰۃ جب بھی ادا کردی بس ادا ہوجائے گی مگر روکے رکھنے کا جرم تو ہوگا اور حج جس پر فرض ہوگا تو تمام راستہ کے تمام اخراجات اور سہولتیں وغیرہ کی میسر آنے پر ادا کرنا ہوگا اور اسی سال ادا کرنا لازم نہ ہوگا جب ادا کرے گا تو ادا کرنے والا شمار ہوگا اور تاخیر کرنے پر مجرم نہ ہوگا جیسا زکوٰۃ کی تاخیر سے مجرم قرار پایا تھا اس لیے کہ زکوٰۃ تو مسلمان غرباء کا حق ہے جو ان تک پہنچنے سے اس نے مؤخر کیا ہے اور روکے رکھا ہے تو ان تک ان کا حق وصول ہونے تک گناہ گار ہوگا اور رہے گا۔ لیکن حج تو بندے اور اس کے رب کے درمیان کا معاملہ ہے جب بھی ادا کرے گا ادا ہوجائے گا اور جس نے طاقت و استطاعت ہوتے ہوئے حج نہ ادا کیا اور فوت ہوگیا تو مرنے کے بعد وہ دنیا میں لوٹنے کا سوال کرے گا تاکہ وہ حج کرے اور اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ وہ اس کی طرف سے حج کریں اور امید ہے کہ اس کی طرف سے ادا ہوجائے گا جیسا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا قرض ادا کیا جائے (تو ادا ہو جاتا ہے)۔

نوٹ:.....اس کتاب کی شرح پر کام جاری ہے عنقریب وہ شایع کی جائے گی ان شاء اللہ ۔

وضو کا مسنون طریقہ:

نیت (صحیح بخاری:۱) بسم اللہ پڑھنا (سنن النسائی:۷۸) دائیں ہاتھ کو دھونا پھر بائیں کو (صحیح بخاری:۱۵۹، صحیح مسلم:۲۲۶) دائیں ہاتھ میں پانی لے کر منہ اور ناک میں ڈالنا (بخاری:۱۹۱، مسلم:۲۳۵) مسواک استعمال کرنا (بخاری:۸۸۷، مسلم:۲۵۲) یا دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی منہ میں مارنا (المختارہ:۲۶۹۹) اور بائیں ہاتھ سے ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف کرنا (بخاری:۱۹۱،مسلم:۲۳۵)دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرہ کو دھونا (بخاری:۱۸۵،مسلم:۲۳۵)داڑھی کا خلال کرنا (سنن الترمذی:۳۱)دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھونا پھر بائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھونا (بخاری:۱۹۳۴،مسلم:۲۲۶) سر کا مسح ایک بار کرنا (بخاری:۲۱۸)اور اسی پانی سے کانوں کا مسح کرنا(سنن الدارقطنی :ج۱ص۹۸ ،سنن الترمذی:۳۶)دائیں پاؤں کو دھونا اور پھر بائیں پاؤں کو دھونا(بخاری:۱۹۳۴،مسلم:۲۲۶)انگلیوں کے درمیان خلال کرنا (سنن الترمذی:۳۹) اگر موزے یا جرابیں پہنی ہوئی ہوں تو ان پر مسح کرنا مسنون ہے (سنن ابی داود: ۱۴۶)

وضو کے بعد شرم گاہ پر پانی کا چھڑکنا (سنن ابی داود:۱۶۶)وضو کے بعد دعا پڑھنا: اشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله (مسلم:۲۳۴)

وضو کے غیر ثابت مسائل:

وضو کے اعضاء کو تین دفعہ سے زیادہ دھونا درست نہیں ہے۔

وضو کے درمیان میں بعض دعائیں پڑھنا ثابت نہیں۔

وضو میں گردن کا مسح کرنا ثابت نہیں۔

وضو کے بعد آسمان کی طرف چہرہ کرنا اور آسمان کی طرف انگلی اٹھانا ثابت نہیں۔

نوٹ:.....مرد اور عورت کے وضو کا ایک ہی طریقہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ امام احمد بن حنبل اہل حدیث سٹی قصور میں

درس نظامی ،عصری تعلیم ،تصنیف وتحقیق اوردعوت وتبلیغ ،دارالافتاء وغیرہ قائم ہیں اس ادارے کواپنی خصوصی دعاوں میں یادرکھیں کہ اللہ تعالی اس کوکامیابی عطافرمائے آمین

ابن بشیر الحسینوی کی مطبوعہ کتب

☆.....تخریج وتحقیق مسند امام احمد بمشارکۃ بعض الاخوہ

☆.....تخریج وتحقیق: الاصلاح حصہ دوم از حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

☆.....مساجد کے احکام ☆.....شرعی احکام کا انسائیکلو پیڈیا (حصہ اول)

☆.....بالوں کا معاملہ (انسانی بالوں پر ۱۳۷ مسائل کا انسائیکلو پیڈیا)

☆.....روزہ رکھنے سے پہلے 50 بنیادی اصول

☆.....چہرے اور عدت کے احکام

زیر طبع کتب

☆.....شرح صحیح مسلم (۵ جلد) ☆.....شرح مسند حمیدی (۲ جلد)

☆.....مراجعت وتصحیح: الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشاملہ از محدث ضیاء الرحمن الاعظمی مدرس مسجد نبوی مدینہ منور (۲۵ جلد)

☆.....گھر کا دینی نصاب ☆.....نصیحتیں میرے اسلاف کی!

☆.....تخریج وتحقیق: کتاب الاذان از محقق العصر عبدالقادر حصاروی رحمہ اللہ

☆.....تکملہ تخریج وتحقیق وشرح السنۃ لابن ابی عاصم رحمہ اللہ

☆.....جانوروں کے احکام (تمام جانوروں کے ۳۰۰ سے زائد احکام ومسائل کا انسائیکلو پیڈیا)

☆.....عقیدہ ومنہج کے متعلق بیس سوالات کے جوابات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری نوٹس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل علاقہ کے لیے عظیم خوشخبری

سٹی الٹراساؤنڈ اینڈ کلینک

آپ کو جدید ترین کلر ڈاپلر (رنگین) مشین پر،

اسپیشلسٹ ڈاکٹرز کی زیرنگرانی مندرجہ ذیل سہولیات دے رہا ہے

- ہیپاٹائٹس اے (پیلا یرقان)، بی۔سی (کالا یرقان)
  کی تمام مراحل میں درست تشخیص اور شافی علاج
- پتہ، گردہ، مثانہ کی سوزش اور پتھریاں (Calculi)
- بانجھ پن کے اسباب اور عوامل کی تحقیق اور علاج
- دوران حمل بچے کی نشوونما اور پیدائشی نقائص کی تفصیل
  (Anomalies)
- گردن کے غدود (گلہڑ)، چھاتی کی رسولیاں، بچہ دانی
  اور انڈہ دانی کی رسولیاں اور تھیلیاں، جگر کے کینسر کی تشخیص اور علاج

ڈاکٹر عبدالرحیم
ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس
الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ
شیخ زید ہسپتال، لاہور
0321-4162334

ڈاکٹر حافظ احسان اللہ
ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس
ماہر امراض معدہ، جگر، شوگر
لاہور جنرل ہسپتال، لاہور
0322-4383054

ڈاکٹر نعیم شہزاد قصوری
ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس
جنرل الیپر وسکوپک سرجن
سروسز ہسپتال، لاہور
0322-4713083

سٹی الٹراساؤنڈ سنٹر مین فیروز پور روڈ بالمقابل گورمے بیکرز، کابنہ نو لاہور | ولی ہسپتال، قصور